الحکم کے شمارہ نمبر 17-16 کے

صفات نمبر 14-13 نہیں ہیں

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

اخبار الحکم

نمبر ۱۶ و ۱۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ و ۲۷ جون ۱۸۹۸ع | جلد ۲

ٹریکٹ سیریز

اسلام کی نصرت محسوس ہوتی ہے ... ٹریکٹ شائع ہوں جس سے حضرت اقدس سیدنا میرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو۔ اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ التزام کیا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں۔ اور جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے سرمن (خطبہ) اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بر تفسیر آیات یا مشتمل بر رفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ۔ اور حضرت اقدس میرزا صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شائع کی جاویں۔ یہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں تو بکثرت شائع ہو جایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ ممد ہو جائیں اور سو سو ٹریکٹ ۹ فیصدی کے حساب سے خریدلیں تو دس ہزار تب ایک مہینے میں شائع ہو سکتا ہے اور ہم ہفتہ وار اڑھائی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کر دیا کریں اور تقسیم کے لئے یہ انتظام کیا جاویگا۔ کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ وار ایک خاص تعداد بھیجدی جایا کرے۔ اور وہ تقسیم کر دیا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کرینگے اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کر دیں۔ اگر ہمارے احباب مل ملا کر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں۔ پوری سو درخواستیں جمع ہو جانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کرینگے منیجر الحکم کے نام درخواست بھیج

روزانہ اخبار دہلی ٹر

سالانہ قیمت پیشگی معہ محصول ڈاک ۱۲؎ ۲۶+۲۰ تقطیع عمدہ سفید کاغذ کے ۸ صفحوں پر تازہ خبروں۔ تار نوٹ۔ آرٹیکل۔ علمی مضامین۔ اور ملکی معاملات سے مملو اردو زبان کے مولد اور ہندوستان کے قدیم دارالسلطنت شہر دہلی سے ہر روز بڑی آب و تاب سے شائع ہوتا ہے۔

جو خبریں انگریزی روزانہ اخبارات میں آج ہونگی زیادہ سے زیادہ کل ہمیں دیکھ لیجئے۔ قومی و مذہبی تعصبات سے پاک۔ قیمت اتنی کم کہ اس حیثیت کا کوئی اخبار نسکے برابر سستا نہیں چونکہ اردو سرکل کے مرکز سے نکلتا ہے۔ اس لئے تمام اردو دان پبلک میں قریب قریب ایک ہی وقت میں پہنچ جاتا ہے۔

نمونہ کے لئے ایک آنہ منیجر روزانہ اخبار دہلی!

کتب موجودہ دفتر الحکم

تفسیر سورۃ عصر مسمی بہ موعظۃ الحسنہ قیمت بلا محصول ۲؍

محمودی آمین دوسرا ایڈیشن قیمت ۲؍

کتب زیر تالیف و ترتیب

تفسیر سورۃ والعصر۔ از عالیجناب امام الزمان سلمہ الرحمان

رپورٹ سالانہ جلسہ ۱۸۹۷ء

الانذار۔ ایک منظوم رسالہ مصنفہ میر مدشاہ صاحب سیالکوٹی جس کے آخر میں بطور ضمیمہ چوہدری رستم علی کورٹ انسپکٹر کی ایک فارسی نظم شامل ہے۔ زیر طبع ہے۔

منیجر الحکم کی معرفت ہر قسم کے ریشمی ازاربند۔ پیچ بند۔ پرندے ہر قیمت کے مل سکتے ہیں۔

سرمن (خطبہ)

جو ۱۳ مئی ۱۸۹۸ء کو بروز جمعہ جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے دیا۔

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ انما کان قول المومنین الی الاٰیۃ (سورۂ نور)

جبکہ مومنوں کو اللہ اور اوسکے رسول کی طرف بلایا جاوے کہ اللہ اور اوسکا رسول اونکیں فیصلہ کرے تو اونکی بات یہہ ہو کہ وہ کہدیں ہم نے سنا اور مانا ایسے ہی لوگ ہیں جو بامراد ہوتے ہیں اور جو لوگ اللہ اور اوسکے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور اوسکا خوف کہاتے اور تقوی اللہ اختیار کرتے ہیں وہ ہی لوگ ہین جو بامراد ہوتے ہیں۔

اس آیت سے پہلے اون لوگونکا ذکر کیا ہے جو اللہ اور رسول کے فیصلے پر سچے دل سے راضی نہیں ہوتے۔ اور نہیں چاہتے کہ اونکی مرضی کے خلاف اللہ اور اوسکے رسول کا فیصلہ ہو وہ اپنی ہوائے نفس کے مقابلہ میں اللہ رسول کے فیصلہ کو وقعت نہیں دیتے اور اپنی ذاتی اغراض اور خدمات کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔ ان لوگوں کے ذکر کے بعد اوس فریق کا ذکر ہے جو اللہ اور رسول کے فیصلے پر انشراح صدر فراخدلی سے کہتے ہیں ہم نے سنا اور مان لیا۔ ایسے لوگوں کے لئے خدا تعالی نے دو انعام فرمائے ہیں۔

فلاح اور فوز یعنی دین و دنیا میں فائز المرام اور بامراد ہونے والے۔ ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے فلا وربک لایومنون الایۃ تیرے رب کی قسم ہے کہ کبھی ایمان ان کو ایمان نصیب نہیں ہو سکتا جب تک تجھے تمام تنازعوں میں حکم قرار نہ دینگے اور نہ یہی کہ طوعاً وکرہاً تیرے فیصلے پر اظہار رضامندی کریں اور گلے پڑا ڈھول بجانے والا معاملہ ہو نہیں نہیں۔ تیرے فیصلے کا اونکی دلوں اور سینوں میں تنگی نہ آئے بلکہ نہایت فراخدلی اور انشراح صدر سے اوسے مان لیں اور اس فیصلے کے تسلیم کرنے میں ایکسبے اندازہ لذت اور حظ محسوس کریں معاً عمل

در آمد کرنے لگ جائیں۔ لاریب یہہ ایسا ایمان ہو کہ تا وقتیکہ انسان کے اندر اپنے مقتدا کی نسبت یہ ایمان پیدا نہو اوسکو ایمانی لذت حاصل نہیں ہو سکتی اور کبھی وہ ایسی توفیق نہیں پا سکتا کہ بڑے بڑے عظیم الشان کام کر دکھلائے۔ ماموریں کے راہ پر چلنے والے سالک کے لئے یہ اکثر دفعہ پیش آئیگا کہ وہ نہایت امن و آرام سے اپنے گھر میں خوش بیٹھا ہوگا اتنے میں امام الوقت حکم دیگا کہ گھر چھوڑ دو۔ بظاہر اس حکم میں وہ اپنے خرمن آسایش پر ایک بجلی گرتی دیکھے گا مگر چونکہ اس حکم کی خوبی اور مصلحت اور وہ لذیذ اور مسرت مجسم نتیجہ جو اس کی تعمیل کی تہ میں ہے زمینی عقل اور سطحی فراست اور کسی جھوٹی میزان سے وزن نہیں ہو سکتا اور کوئی عام پیمانہ اوسکو ناپ سکتا ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ وہ عذر کرے اور لیت ولعل کر کے انکار کرے۔ مگر وہ اس خوبی اور مصلحت کو سمجھ کیونکر سکتا ہے وہ آسمانی نہیں۔ مامور نہیں پس اوسکا انکار یا عذر اونکو فلاح اور فوز کی راہوں پر نہیں چلا سکتا بلکہ برخلاف اوسکے وہ اوسکو فسق کی ہلاک کرنے والی راہ پر لیجاتا ہے اسی لئے قرآن کریم نے ایسے لوگوں کو فاسق قرار دیا ہے جو امام وقت کے اطاعت سے سر پھیر دیتے ہیں۔ اگر برادری کے خیال اور سوسائٹی لحاظ سے کوئی عذر بھی نکرے اور مان بھی لے لیکن وہ انشراح صدر جو ایک سچے مومن کو ایسے وقت تعمیل حکم اور سر تسلیم خم کرنے میں ہوتا ہے نہو۔ تو پھر بھی استحقاق ثواب حاصل نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ رضامندی اور تسلیم امام الوقت کے احکام کی خدا تعالی کے لئے نہیں بلکہ سوسائٹی اور برادری لحاظ کے سبب سے ہے مامور کی طرف سے حکم ہوگا فلاں جگہہ جاؤ اسلئے کہ مصلحت وقت یہی ہے مگر وہ سمجھتا ہے کہ وہاں جانا وبال جان ہے کبھی امام الوقت کہتا ہے کہ ساری جائداد دیدو مگر وہ مصلحت نہیں سمجھتا۔ غرض مامور کی راہ میں سینکڑوں کام ایسے پیش آئینگے کہ وقتاً فوقتاً اسکی طرف ارشاد ہوگا اگر کوئی اسس آیت کے منشا کے موافق ایمان اپنے اندر نہیں رکھتا کہ جب اللہ اور اوسکے رسول نے حکم دیا تو کہیگا کیوں صاحب اسمیں کیا بھید ہے یا ہمکو ذرا مہلت دی جاوے۔ ہمارے باغوں میں ابھی پھل آیا ہے۔ یا بال بچے بیوی دوستوں کی

محبت رکاوٹ اور عذر کا موجب ہو یا اور اسی قسم کے عذرات امام الوقت کے حکم کی تعمیل میں سد راہ ہوں تو یقیناً یاد رکھو کہ وہ مومن نہیں ہے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ستے ہی کہا جاوے حضور ہم نے سن لیا اور ضرور ضرور اسکی اطاعت کرینگے۔ اس قسم کے واقعات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی پیش آئے ہیں کوئی آیا ہے حضور ذرا مہلت دیں۔ فلاں کام سنبھال لوں۔ بیوی بچے روتے ہیں اونکا ذرا انتظام کر لوں۔ اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کی نسبت گواہی دی کہ ان کے دل میں ضعف اور مرض ہے اور وہ درحقیقت ان عذروں کے آگے ہیں قرار کرنا چاہتے ہیں تاریخ شہادت دیتی ہے کہ ایسے عذر کرنے والوں جی کے کچھوں سے کوئی کام نہیں ہوا اب اس سے آگے جو آیت شروع ہوتی ہے یعنی استخلاف کی آیت اس سے یہہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ جن لوگوں نے امام وقت کے نصایح اور فرمودہ کو اپنے نصایح اور ہوائے نفس پر مقدم کیا اور شرح صدر سے اونکی آواز سنتے ہی سمعنا واطعنا بول اٹھے انہیں اس عالم میں کیا نتائج ملے۔ وعد اللہ الذین کی آیت ایک عظیم الشان آیت ہے اللہ تعالی فرماتا ہے جو ایمان اور اعمال صالحہ کریں مختصر الفاظ میں یہ کہو کہ جو لوگ سمعنا واطعنا کہدیں اونکے لئے فلاح اور فوز دو عظیم الشان انعام ہیں یعنی تم لوگوں میں سے جو اللہ اور رسول کے حکم کے آگے سر رکھدیتے ہیں اوسکی مصلحت کو مقدم سمجھتے ہیں اور تمام ہوائے نفسانی کو کچلدیتے ہیں اور فوراً اوس ایمان کے متعلق عمل درآمد کرنے لگتے ہیں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا رنگ رکھتا ہے وہ ضرور بادشاہ بن جاوینگے پہلا نمونہ سمعنا واطعنا کا خود رسول کریم نے دکھلایا کہ جب حکم ہوا وانذر عشیرتک الاقربین آنحضرت شرح صدر اس حکم ہونے کی تعمیل پر کمربستہ ہوگئے اور اپنی جان آبرو اور مال کا کوئی پاس در پرواہ نہ کر کے عرب جیسی نڈر خونریز قوم اور اپنی برادری کے آمادہ ہوگئے اس سے دل کانپتا رہتا ہے کہ کتنا بڑا کام تھا جو حضور علیہ السلام کو سپرد ہوا اور پھر کس ترتیب اور استقامت سے آپنے اس کی تعمیل کی۔ اور اپنے مصالح کو مقدم سمجھ کر عذر کرنے اور قریش کی خونی قوم کے تصور سے ڈر کر تبلیغ کو مصلحت وقت کے خلاف قرار دیتے

باقی آئندہ

ہمارے ہمعصر

اس عنوان کے تحت میں وقتاً فوقتاً ہم اپنے معاصرین کی اون تحریروں پر نوٹس لیا کرینگے جو ہمارے مشن کے متعلق ہوا کریں گے۔

(ایڈیٹر)

سراج الاخبار ۱۳ جون ۱۸۹۸ء کے سراج الاخبار میں امہات المومنین کے عنوان سے ایک مراسلت شایع کرتا ہے جس میں ایڈیٹر مضمون نویس حضرت اقدس جناب مرزا صاحب سلمہ ربہ کے میموریل متعلقہ امہات المومنین کی تصدیق کی ہے۔ اور پنجاب کی انجمنوں کو جو اپنے فرایض میں سے مقدم اور معظم فرض مخالفین مذہب اسلام کے اعتراضوں کے جواب بیان کیا کرتے ہیں خوب اُڑے ہاتھوں لیا ہے۔ مراسلت نویس نے اس میں اس امر کو کھول کر بیان کیا ہے کہ اس مدعا کے لئے گورنمنٹ کے پاس میموریل پہنچا کبھی بھی اس صدمہ کی تلافی نہیں کر سکتا جو اوس شوخ مولف نے تالیف کتاب اور اسکی ایک ہزار جلدیں مفت تقسیم کرکے مسلمانوں کو پہونچایا۔ اخبار مذکور کا کارسپانڈنٹ اس امر پر بھی زور دیتا ہے کہ میاں محمد حسین بٹالوی کو ایک ہزار روپیہ انعام دینے کا اعلان دینے کی کیا ضرورت تھی۔ اور پھر اب ایسی کتاب کا جواب دینے کے لئے سب سے اول اونہیں کو طیار ہونا چاہیے۔ الغرض ایک مراسلت میں اوس رنج و تکلیف کا اظہار کیا ہے جو امہات کی بدولت مسلمانوں کو پہونچ سکتی ممکن تھی اور جو بہر میموریلسٹ کے بھیجنے پر مزداد ہو سکتی تھی۔ یہہ درد اور بھی بڑھ گیا ہے جب سے کہ ایسے خیر خواہان مذہب کو یہہ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ اس میں کچھ دخل نہیں دے سکتی۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس سے سخت رنج پہونچ چکا ہے مگر گورنمنٹ کا جواب ہر پہلو سے بے لگاؤ اور انصاف پر مبنی ہے بلکہ ایک پہلو سے مسلمانوں کے لئے مفید کیونکہ اب اونکو یہہ موقع حاصل ہے کہ وہ جواب شایع کریں۔ چنانچہ وہ وقت آیا ہے کہ اسلام کا سچا ہمدرد و مجدد الوقت جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی عیسائیوں کی ۴۰ سالہ کوششوں پر کر صلیب کے لئے پانی پھیر دیگا۔ اور اون جملہ اعتراضات کا جواب نہایت معقولیت اور تہذیب سے دیگا جو آجتک ناعاقبت اندیش عیسائی مصنفوں نے اپنی مختلف تحریروں میں کئے ہیں اس سے پیشتر کہ ایسی کتاب تالیف ہو جناب مرزا صاحب ممدوح ابلاغ اور اتمام حجت کی خاطر البلاغ یا فریاد درد نام ایک مفصل اشتہار جو ایک خاصی کتاب ہے شایع کریں گے۔ اور جو عنقریب انگریزی اور اردو میں شایع کی جائیگی البلاغ سعادت مندوں اور پست فطرتوں میں ایک امتیاز قایم کر دیگی۔ کیونکہ صاف دل اور کشادہ خاطر لوگ اوسکی امداد کے لئے ہمہ تن طیار ہو جاویں گے اور خود بین ناقدر شناس اور اوسکی راہ میں رکاوٹیں ڈالنا چاہیں گے مگر خلوص اور نیک نیتی اور ایک کام کا محض لوجہ اللہ کرنا کبھی بھی اوسکے کرنے والے کی راہ میں رکاوٹوں کو حایل نہیں ہونے دیتا۔ ہم کو نیک نیت اور نیک طینت مسلمانوں سے جو امہات اور دوسری ایسی ہی کتابوں سے صدمہ اُٹھاتے ہوئے ہیں کامل امید ہے کہ وہ نہایت اضطراب اور اشتیاق سے البلاغ کا انتظار کر رہے ہونگے۔

سنگہ سبھا امرتسر یہہ ایک خالصہ پنتھ کا اخبار ہے اور اسکا ایڈیٹر اور مالک ایک پکا خالصہ ہے وہ اپنے ۳۰ رمئی ۱۸۹۸ء کے اشو میں انجمن حمایت اسلام لاہور کے میموریل اور جناب مرزا صاحب کے میموریل متعلقہ تصنیف احمد شاہ ڈاکٹر پر رائے زنی کرتا ہوا مرزا صاحب کی رائے کے صائب بردست ہونے کو تسلیم کرتا ہے۔ اور اوس پر صاد کرتا ہے انجمن کی کمزوری کا اظہار کرتے ہوئے یہہ بھی کہا ہے کہ جناب مرزا صاحب لیڈر بنا چاہتے ہیں یہہ سنگہ سبھا کا ایک غلط خیال ہے کوئی آدمی خود لیڈر بننے سے بن نہیں سکتا۔ اگر ایسا ہو تو شائد ہر لیڈر و اور معتقد یو کا امتیاز ہی مشکل ہو ہر ایک شخص بجائے خود ایسی آرزو کر سکتا ہے لیڈر اور پیشوا وہی ہو سکتا ہے جسکو خدا تعالیٰ یہہ منصب جلیل عطا کرے۔ لیڈرشپ دنیا داروں کے دینے اور نہ اپنی سعی سے حاصل نہیں ہو سکتی جناب مرزا صاحب کو اگر محض حصول امتیاز کی خواہش ہوتی تو وہ انجمن حمایت اسلام کی شتاب کاری کی تائید یا سید احمد خان والی پارٹی کی کسی امر میں تائید کر دیتے۔ مرزا صاحب کے سلطان القلم ہونے میں تو کسی کو عذر نہیں پھر اگر ایسی خواہش اونکے دل میں مرکوز ہوتی تو وہ پولیٹیکل دنیا میں ایک بڑا مدبر اور مشیر ہو سکتا تھا۔ ندوۃ العلماء یا اور ہیچو قسم سوسائیٹیوں میں محترم عالم ہو سکتا تھا۔ تکفیر کے فتوے اوس کے لئے اور اوسکی جماعت کے لئے کیوں طیار ہوتے۔ مرزا صاحب کو دنیاوی عزت اور بے عزتی کے معنے ہی سمجھہ میں نہیں آتے اس لئے اوسکی زبان قلم اور قلم زبان کسی کی بیجا رعائت اور طرفداری میں کچھہ بولنا نہیں سکتی وہ عزت اور بزرگی اوسی کو جانتا ہے جو خدا تعالےٰ کیطرف سے دیجاوے اور خدا تعالےٰ نے اوسے ممتاز کیا۔ پر نادان قوم چاہتی ہے کہ اوسکی مخالفت کرے جو اوسکی خام خیالی ہے۔

ست دہرم پرچارک آریہ سماج کا آرگن خصوصاً مہاتما پارٹی کا اخبار ہے وہ اپنے ۵ اجیٹہ کے اشو میں امہات کے جواب کے متعلق جناب مرزا صاحب کی رائے کی وقعت کو تسلیم کرتا ہے اور اپنی عادت کیموافق بے معنی طور پر چند نکتہ چینیاں ہی کرتا ہے جسکا مختصر سا جواب ہم سنگہ سبھا والے ریمارک میں دے آئے ہیں امہات کو شایستہ سمجھنا یہہ پرچارک ہی کی خوش فہمی ہے۔ اور کیوں نہو جنکے ہاں نیوگ جیسا حیا سوز مسئلہ اعلیٰ درجہ کی شایستگی سمجھا جاتا ہو وہ اگر گالیوں کو شایستہ نہ لکھیں تو اور کون آکر کہے کیا نیوگ کے ماننے والے ارباب نشاط کو بھی عاملان نیوگ سمجھہ کر پوتر اور وید مقدس کی عظمت قایم کرنے والا گردانتے ہیں۔

ایک پادری صاحب کی کوتاہ اندیشی

ہندوستانی لکھتا ہے کہ جسقدر جسمانی تکالیف اس عرصہ میں ہندوستانیوں کو برداشت کرنی پڑیں اونسے ہمارے مشنری دوستوں کو وعظ کا بہت موقع ملا ہے

ہم اس موقع سے فائدہ اوٹہانے کے خلاف نہیں ہیں کیونکہ مصیبت ہی کے وقت انسان کے دل پردہ سچائیاں نقش کیجا سکتی ہیں جو عیش اور آرام کے زمانہ میں اثر نہیں رکھتی ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ملک کی بد اعمالی ہی ایک کے بعد دوسری مصیبت ہمارے سر پر نازل ہوتی ہے اور ہماری یہ بدبختی ہے کہ مصیبت کے زمانہ میں بھی گھڑی بہر ہم لوگ اپنے اعمال کی درستی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہیں مگر کسی عیسائی مشنری کو اسکا موقع نہیں ہے کہ وہ ہندو مسلمانوں کو طعنہ دے اور گورنمنٹ پر حرف رکھے کہ یہ آفات گورنمنٹ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں کہ اوسنے مشنریوں کی پلٹن کو آزادی سے کل ہندوستان کو عیسائی نہیں بنانے دیا۔ لیلی صاحب ریورنڈ جنٹلمین ہیں چرچ آف انگلینڈ کے نوکر ہیں آپ خزانہ ہند سے تنخواہ پاتے ہیں اونکی زبان سے گرجا گھر میں بیٹھ کر گذشتہ سے پیوستہ یکشنبہ کو وہ الفاظ نکلے جو اگر کسی مولوی یا پنڈت کی زبان سے نکلتے تو ضرور وہ باغی قرار دیا جاتا پادری صاحب نے باواز بلند کہا کہ طاعون ہندوستان میں گورنمنٹ ہند کے گناہوں سے پھیلا ہوا ہے کہ وہ مذاہب کے معاملہ میں غیر طرفداری کی پولیسی پر عمل کرتی ہے غیر طرفداری اسقدر بڑھی ہوئی ہے کہ پادریوں کو موقع تک نہیں ملتا ہے کہ وہ عیسائی مذہب کی تعلیم کی اشاعت تک کر سکیں عیسائیت کی طرف سے گورنمنٹ کی ناشکرگزاری کی سزا ہے۔ خدا نے ہندوستان عیسائی سلطنت کے اس غرض سے سپرد کیا کہ اسکی عظمت کا فردوں کی زمین پر قائم کی جاوے مگر بجائے اپنا فرض ادا کرنے کے گورنمنٹ گنہگاری بڑھنے کی اجازت دیتی ہے یہہ وعظ جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں ان صاحب کا ہے جو روحانی تعلیم دینے کے لئے گورنمنٹ سے تنخواہ دار ہیں اور گورنمنٹ ہند ہی خزانہ سے روپیہ ہی اولاکی ہے۔ پادری صاحب کے جذبات کا اندازہ اونکی اس مختصر سی کوٹ کردہ تقریر سے ہو سکتا ہے اللہ اللہ یہہ ایک گال پر طمانچہ کہا کر دوسری گال پھیر دینے کی تعلیم دینے والے روح القدس سے بہر پور ہونے کے مدعی پادری صاحب کی تقریر ہے جو دوسری طرف اسلام کو بالسیف پھیلا ہوا مذہب قرار دیتے ہیں۔ اگر گورنمنٹ ہند ایسی متعصب اور بے لگاؤ گورنمنٹ نہ ہوتی اور عنان سلطنت حضرات پوادر کے قبضہ میں ہوتی تو بمشکل ایک متنفس بہی اپنے مذہب وملت پر قائم رہ سکتا۔ پادری صاحب در اصل گورنمنٹ کو اوسکا حق نمک ادا کرنے کے لئے یہہ تعلیم دینا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی بے رو رعائیت پولیسی کو چہوڑ کر متعصبانہ پولیسی اختیار کرے کیا یہہ لوگ گورنمنٹ کے ہوا خواہ ہو سکتے ہیں خدانخواستہ اگر گورنمنٹ اونکی بات مان لے (جو بالکل ناممکن ہے) تو پہر ہندو مسلمانوں یا دیگر مذاہب کے پیروؤں میں کیا بددلی نہیں پھیل سکتی۔ سچ مچ پادری صاحب صلح کرانے نہیں آیا بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں کی پیشگوئی اب اپنی ذات سے پوری کر دکھانا چاہتے ہیں۔ تا کہ پدر نتواند پسر تمام کند۔ گورنمنٹ کو ایسی تقریروں پر پورا ایکشن لینا چاہئے پادری صاحب کی کوتاہ اندیشی پر جسقدر لکھا جاوے کم ہے۔ گورنمنٹ محسنہ کے گناہوں سے رعایا کو کیا تعلق! اصل بات یہہ ہے کہ طاعون رعایا کی شامت اعمال کا نتیجہ ہے جو طرح طرح کے فسق وفجور اور ناشکریوں میں مبتلا ہے۔ اب پادری صاحب موصوف نے ایسی محسن اور عادل گورنمنٹ کی ناشکری کی ہے خدا پسند نہیں کرتا یہہ انسانی طغیان اور سرکشی کے نتیجے ہیں۔ خدا تعالے کا خوف دل سے اُٹھ گیا ہے محسن کشی کو بہی ایک وصف سمجھا جاتا ہے ہمارے دل سے یہی دعا ہے کہ خدا تعالے ایسی بے لاگ گورنمنٹ کو ہمیشہ یہی توفیق دے رکھے کہ تعصب اور طرفداری اوسکے پاس تک نہ پہونچے۔ اور ہندوستان کے باشندوں کو وہ مسلمان ہوں یا ہندو و عیسائی ہوں یا کوئی مناسب ہے کہ اوسکی شکرگزاری میں ہمیشہ رطب اللسان رہ کر اوسکی دی ہوئی آزادی سے سچا فائدہ اُٹھائیں اور اپنے اعمال اور افعال میں پاک تبدیلی پیدا کریں اور خدا تعالیٰ سے صلح کریں تاکہ نادان پادری کو اپنی کوتاہ اندیشی کا ثبوت مل جاوے کیونکہ یہہ یقینی امر ہے کہ سچی طہارت اور پاکیزگی۔ اور پاک تبدیلی اس اخبر من السماء کو دور کر دیگی انشاء اللہ

(ایڈیٹر)

وباء طاعون کے متعلق مرزا صاحب کی خدمات

وبا ر طاعون کے متعلق جو خدمات جناب سیدنا مرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان نے کی ہیں اونکا اعتراف پنجاب گورنمنٹ نے بذریعہ مراسلہ خاص فرمایا ہی اور ایساہی لاہور کے سول ملٹری گزٹ روزانہ اخبار نے بہی ایک نوٹ میں ان خدمات کا اعتراف کیاہی۔ ہم نے مفصل طور پر اس مضمون پر اگلے اشو میں ایک ریمارک کیا ہی جسمیں گورنمنٹ عالیہ کی چٹھی اور سول ملٹری گزٹ کا ریمارک بھی ترجمہ کرکے چھاپ دیا ہی۔ اس موقع پر اپنے معزز و معتدر ہمعصر وکٹوریہ پیپر سیالکوٹ کے اوس مختصر سے ریمارک کو شایع کر دینا بہی ہم قرین مصلحت سمجھتے ہیں جو ہمعصر موصوف نے ۱۷ جون ۱۸۹۸ء کے اشو میں جناب مرزا صاحب کی خدمات طاعون پر کیا ہے ہم کو دوسرے بہی خواہاں ملک و قوم سے بہی امید ہونی چاہیئے کہ وہ ایسے مفید گورنمنٹ و پبلک امور کو اپنے اخبارات میں ضرور درج کریں گے ہمعصر موصوف لکھتا ہے

طاعون کے قواعد۔ طاعون سے بچاؤ کے لئے جو مناسب تجاویز گورنمنٹ پنجاب نے فرمائی ہیں جناب مرزا غلام احمد صاحب اور انکے رفیق حکیم مولوی نور الدین صاحب دل سے پسند کرکے ظاہر کرتے ہیں کہ ان تجاویز پر عمل کیا جانا اسلام کے مذہب کے روسے ناجائز نہیں بلکہ جائز ہے اگر ہندوؤں کے لیڈر بہی ایسے ہی خیالات ظاہر کریں اور ایسے خیالات ملک میں پہیلائیں تو پہر کوئی بہی برائی پیدا نہو اور مسلمان اور ہندو و تحریر و شکر کی صورت پیدا کریں۔"

ہمعصر وکٹوریہ پیپر کو معلوم رہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی کثیر التعداد جماعت اور جناب ممدوح ہر دم اس امر میں کوشاں ہیں کہ ان تجاویز کی خوبیاں اور منافع عام لوگوں کے ذہن نشین کئے جاویں چنانچہ اسکے لئے مناسب طریق استعمال

اس خادم الاطباء کو ۲۸ سالہ طبیہ تجربات اور فقراء کاملین و سیاحین کی خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں۔ کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ خصوصاً اولاد و فرزند نرینہ و حیات مولود و دفع اسقاط کے لئے بے نظیر بہدف ہیں۔ اگرچہ کثرت اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا۔ مگر سالخورہ پنج انگشت یکساں نہ کرو۔ بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں۔ بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے کہ ادویہ تو وہی ہوں گی۔ مگر نمبر اول کم مقدور والے عرف خرچ مندرجہ سے۔ اور (۲) تونگر عہدہ دار خرچ دو چندے دوائیں لے جائیں اور دلی مراد پائیں۔ (۳) شرطیہ پیشگی لکھی ایک ماہ علاوہ خرچ دوا دے رسید دستخطی لے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آوے بندہ کا حق ہے ورنہ واپس لے جائے۔ (۴) شرطیہ مابعد خرچ دوا دے کر اقرار نامہ آمد و باد لکھ دے بہ شرط پیدائش نرینہ بمیعاد معینہ ادا کرے۔ ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید واپس لے۔ (۵) زر تصفیہ شدہ فیمابین معتبر شخص کے برضا مندی طرفین امانت رکھیں۔ بہ شرط کامیابی بندہ پائے۔ ورنہ واپس لیں۔ (۶) اسپر بھی اطمینان نہ ہو۔ تو مچلکہ شرطیہ لکھائیں۔ وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چہار ماہ واجب الوصول ہو۔ ورنہ ہرجانہ حسب قرار داد قبول فضل خداداد کی منادی ہر طرح کر دی۔ شرطیہ اقرار نامہ نے جھوٹے اشتہاروں کی بنیاد ڈھادی۔ اگر علاج میں شک ہو تحقیق کر لو۔ مراد پانے دینا کسکو گراں۔ فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے جو گھر اس لعل سے پر نور نہیں وہ خانہ خراب ہے گھر نہیں۔ رسہ برباد وہ شجر ہے کہ جس کا ثمر نہیں سلم نام وہ بشر ہے کہ جس کا پسر نہیں۔ کتاب اسناد کامل فہرست و پرچہ تشخیص لا ولدی ایک ٹکٹ بھیج کر منگوائے۔ جن مایوسین نے زندگی دوبارہ پائی۔ اور خجگی دلی مراد بر آئی۔ ملاحظہ فرمایئے۔ تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ طریق استعمال دوا و غذا پرہیز تحت ملفوفہ سے واضح ہوگا۔ والیان ریاست و امراء حسب منشاء خود شرائط مندرجہ سے مستثنٰی ہیں۔

رقم پیشگی	نام مرض	نمبر	رقم پیشگی	نام مرض	نمبر	رقم پیشگی	نام مرض	نمبر	رقم پیشگی	نام مرض	نمبر
عہ	نل اترنا	۲۸	عہ	سوہ	۹	صہ	نو لیچ دوری	۱۰	عصہ	جسکے اولاد نہ ہو۔	۱
صہ	طول و عرض و عمق کو بڑا کرنا	۲۹	عہ	بھگندر	۲۰	صہ	سوزاک	۱۱	صہ	جسکے اولاد ہو کر مر جائے	۲
عہ	جذاب سالانہ	۳۰	عہ	ناسور	۲۱	عہ	سرعت	۱۲		جسکے لڑکیاں لڑکا نہو	۳
عہ	نزلہ و زکام	۳۱	صہ	بواسیر خونی و بادی	۲۲	عہ	جریان	۱۲	صہ	جسکا حمل ۳-۴-۵ ماہ گر جاوے	۴
عہ	تسہیل ولادت	۳۲	عصہ	ادھرنگ	۲۳	صہ	غلط کاری	۱۴	عصہ	کمزوری	۵
عہ	ہیضہ مجرب المجرب	۳۳	عصہ	ضیق النفس	۲۴	عہ	گنٹھیا	۱۵	صہ	مرگی	۶
عہ	تیجا چوتھیا سہ روزانہ	۳۴	صہ	لیچھ	۲۵	صہ	سفیدی آنکھ	۱۶	عصہ	تپ دق	۷
عہ	ضعف ہضم	۳۵	عہ	آتشک	۲۶	عہ	ضعف بصر	۱۷	صہ	ضعف باہ	۸
عکر	سم ہام	۳۶	عصہ	آتشک گل بدن	۲۷	عہ	سبل	۱۸	عہ	ضعف جگر	۹

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرت سر چوک ڈیوڑھی کر موں۔

ممیرے کا سرمہ مؤثر

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

[illegible] مشہوروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ [illegible] بیمارئیات ستاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے [illegible] استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ [illegible] خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرہ کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ - خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے -

المشتہر - پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ - ضلع گورداسپور (پنجاب)

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے ؟

۱- میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں - کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل مرض کیلئے تو بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنا کہتے ہیں جلن - کمزوری نظر - ناخونہ اور اندری جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے اس سے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں بھی مفید ہے انکو ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے -

راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - میسا لنگلی صاحب بہادر ایم - بی - ایم - ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

۲- میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں - کہ سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے - میں نے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مسمات اتم دیوی بعمر ۴۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کے پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے اور پڑوال پڑتے تھے - آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھی ہوئی تھیں - ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا انکی بینائی میں قدر فرق آگیا تھا - کہ سوئی دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی - اور ان کو اس قدر [illegible] جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی - مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ استعمال کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ اسے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن میڈیکل انسپکٹر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

۳- جناب پروفیسر میا سنگھ تسلیم بصد تعظیم شاید آنجناب کو یاد ہو گا - کہ بندہ نے آپ سے ممیرے کا سفید سرمہ منگوایا تھا - جس سے تجارہ کا اثر دکھایا یعنی ایک دوکاندار مسمی وہ لال کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا - اور بسبب پتلی پر پھولے کے ہونے کے نظر قطعاً بند ہو گئی تھی - لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہو گیا - اور پتلی صاف و شفاف ہو کر نظر بدستور قائم ہو گئی ہے - اور مریض دعا گو ہے بندہ بھی بصد شکر گزاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا - اور جو آپ نے ایسی نادر دوا اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص و عام خلق خدا پر بہت احسان اور ثواب کا کام کیا ہے - لہذا بندہ بخدمت ہر خاص و عام بلا تعلق تاکید کرتا ہے - کہ ہر وقت مبتلائے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو اس اکسیر بلکہ حیات چشم و سرمہ ممیرہ کے استعمال کرنیکا موقعہ ہرگز ہاتھ سے نہ دیں - لہذا ملتمس ہوں کہ دو تولہ ممیرہ کا سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل عنایت فرماویں -

راقم ڈاکٹر نرائن سنگھ سپیشل اسسٹنٹ کوٹ کھائی ڈسپنسری شملہ -

۴- جناب من میری آنکھ میں ایک مرض ہے جس کا علاج حکماء اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب اور کیلیپ وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی - اب صرف دھند اور کم طاقتی ہماری چشم میں ہے - اور ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیں -

دستخط سردار صالح محمد خان درانی شاہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض محمد خان صاحب مرحوم والی ملک ترکستان - ۲۰ - مارچ ۱۸۹۸ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں - ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے الائنس بینک مارچ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا -

---

شیخ یعقوب (تراب) ایڈیٹر و پروپرائٹر کے لئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپکر شائع کیا گیا -

ولایتی چٹھی

نمبر ۶

اوسنے قلی بھی ہر دلعزیز انسان اکر رکھاہے آخر اونکے دل کو اسطرف منتقل کیا کہ جب تک سانپ کا زہر خون انسان میں سرایت نہ کرے تب تک انسان مر نہیں سکتا۔ شاید زہریلی ہوا کوئی لگ گئی ہوگی اسلئے اونہوں نے صاحب بہادر کو تسلی دے کہ آپ اس مرض سے ہلاک نہیں ہوسکتے آرام ہوجائیگا۔ اور کچھ مناسب عرضیات وغیرہ دے دلاکر رخصت کیا۔

صبح کو جب کہ اسسٹنٹ سرجن صاحب کے پاس اسکا ذکر ہوا تو اونہوں نے کہا کہ چند یوم ہوئے ہیں کہ مینے ایک کتاب پڑھا کہ افریقہ کے سانپوں میں یہہ بات خصوصیت کے ساتھ ہے کہ جب انسان اسپر حملہ کرتا ہے جب انسان اپنی آنکھیں ملنے لگتا ہے تو سانپ موقعہ پاکر یا تو حملہ کرتا ہے یا بھاگ جاتا ہے۔

اس واقعہ کے بعد ہی دو تین قلی ہسپتال میں اسی طریق پر اپنی آنکھیں باندھے ہوئے آئے۔ اور سبکو آرام ہوگیا۔

وہ شیر جسکا ذکر ہم اول لکھ چکے ہیں برابر اپنے شکار کررہا ہے اور جب موقعہ پاتا ہے ایک دو آدمی لے جاتا ہے ریلوے نے ایک ہزار روپیہ اوس شخص کے لئے انعام مقرر کیا ہے جو اوسے شکار کرے مگر آجتک بہت سے انگریز افسر اور دوسرے سب آدمی بندوق وغیرہ بھی کئی کئی دن تک اوسکے انتظار میں تھے مگر کوئی کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ سناگیا کہ اوسکی شکل دیکھکر کسی کو فیر کرنیکی جرأت نہیں پڑتی۔ وجہ اوسکی یہ ہے کہ اوسکا کوئی خاص مقام مقرر نہیں کبھی کسی راستہ سے آتا ہے کبھی کسی راستہ سے دو دو تین تین میل کے فاصلہ پر حملہ کرتا رہتا ہے بیچارے لوگ رات کو کبھی ٹین بجا بجا کر کوئی ڈھول بجا بجا کر جاگتے ہیں۔

بار برداری کے محکمہ میں سے ایک آدمی کو پکڑ کر لے جا رہا تھا مگر اتفاق سے وہ اوسکے منہہ میں سے نکل گیا تعاقب میں چند ایک بندوقیں بعض انگریزوں نے فیر کیں شیر نے تو کیا شکار ہونا تھا۔ چار غریب بیل اون فیروں سے شکار ہوگئے اور دو بیل حضرت شیر شکار کر گئے۔

اسی طرح ہسپتال کے احاطہ میں شیر آگھسا اور خوب پھرتا رہا بیچارے بیمار دیکھکر آنکھیں بند کرکے پڑے رہے آخر جاتی دفعہ ایک بیمار کو شیر نے گھسیٹا چونکہ اوسکے اوپر رضائی تھی تھوڑی دور جاکر بیمار تو رضائی میں سے کھسک کر گر پڑا۔ مگر رضائی ساتھ ہی گئی۔ بہت ہی تھوڑے دن کا عرصہ گذرا ہے کہ ہسپتال میں پھر آیا اور ایک پانی بھرنے والے کو اوٹھا کر لیگیا اوسکے پاؤں خیمہ سے باہر تھے اول اوسکو پاؤں سے پکڑ کر باہر پھینکا پھر پکڑ کر احاطہ سے باہر پھینکا پھر اپ کود کر باہر نکلا اور لے گیا۔ یہہ واقعات ۔۔۔ شیر لیجاتا ہے اوس کا کوئی نشان زمین پر نہیں ہوتا مگر جیسے شیرنی لیجاتی ہے اوسکے ایڑیں گھسٹتی جاتی ہیں اور اب دلیری اسقدر بڑھ گئی ہے کہ آگے تو صرف رات کو حملہ کرتا تھا اب ۱۲ بجے دن کے ۳ چار دن ہوئے کہ کام کرتے ہوئے قلیوں میں سے ایک کو اٹھا کر لیگیا ہے۔ شیر کیا ہے کہ بیچارے ریلوے قلیوں کا ملک الموت ہے۔ خداوند اپنا فضل کرے اور ہمارے اہل وطنوں کو اس آفت سے نجات دے۔

یوگنڈا ریاست میں جسکا کچھ مفصل حال ہم بیشتر کئی ارٹیکل میں روانہ کرچکے ہیں اب مرض طاعون پھیل رہا ہے۔

افریقہ کے جنگلی وحشی باشندے اہل ہند کو اسلئے بد دعا دیتے ہیں کہ جب سے اونکے قدم اوکی سرزمین میں آئے ہیں بارش بند ہوگئی ہے اور وہ بھوکے مر رہے ہیں۔

مورخہ ۱۲ اپریل ۱۸۹۸ء کو ایک آتشین جہاز جسمیں کئی ہزار ٹن بوجھہ تھا ایک چٹان پر جو بالکل ممباسہ جزیرہ کے پاس ہے چڑھ گیا۔ اوسکی وجہ یہہ تھی کہ کپتان جہاز نے غلطی سے کوشش کی کہ رات ہی کو بندر کے اندر چلے اسلئے وہ سیدھے رستہ سے ذرا ادھر ادھر ہونیکی وجہ سے اوپر چڑھ گیا دو جہازوں نے ٹکر اوسے پھر کھینچکر پانی میں ڈالنے کی کوشش کی مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ زنجبار سے ایک جنگی جہاز ا جسکے نام منگوایا گیا مگر وہ بھی کامیاب نہ ہوا۔ رات کو جہاز بندر کے اندر نہیں لایا کرتے ہمیشہ باہر کھڑے کیا کرتے ہیں۔ یہہ چٹان جس پر جہاز چڑھا ہے کوئی بہت اونچا نہیں ہے بلکہ پانی کے چڑھاؤ کے وقت ہمیشہ پانی میں چھپ جاتا ہے اور اوسکے ساتھ ایک بہت تنگ راستہ ہے جسمیں سے جہاز ہوکر بندر ممباسہ میں آتے ہیں بباعث وزنی ہونیکے اوس چٹان پر پانی اوسے اوٹھا نہیں سکتا اسلئے اب سامان اوتارا جارہا ہے جب خالی ہوگا تو پھر باہر نکل آئیگا مگر الحمدللہ کہ کسی جان کا نقصان اسمیں نہیں ہوا۔

۲۶ اپریل ۱۸۹۸ء

سفرنامہ

مورخہ ۱۷ فروری ۱۸۹۸ء کو ہم کراچی شہر سے کراچی بندر کو روانہ ہوئے دوپہر کا وقت تھا اور اس خیال سے کہ بندر نزدیک ہی ہوگا کوئی گاڑی وغیرہ کرایہ نہیں کی جب حدود شہر سے باہر نکلے تو اگرچہ شہر میں ہوا کی تیزی سے خاک اوڑتا تھا مگر اس طوفان کے مقابلہ میں بھی نہ تھا جو ہمیں شہر کے باہر نظر آیا ہوا کی تیزی اسقدر تھی کہ انسان مشکل سے سیدھا چل سکتا تھا ٹوپی تو درکنار پگڑی مشکل سے سر پر ٹھہرتی تھی سخاک اور ریت

آسمانی شہادت

ذیل میں ہم حافظ محمد ساکن کوٹ قاضی ضلع گوجرانوالہ کے وہ الہامات درج کرتے ہیں۔ جو اللہ کریم نے بتصدیق جناب سید نا مرزا غلام احمد صاحب ایدہ اللہ الاحد مسیح موعود اُن پر نازل فرمائے اور جن کی طبع کا وعدہ ہمارے امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام مکتوبات اسمی حبی فی اللہ قاضی ضیاءالدین میں درج کرچکے ہیں اور ہم کسی گذشتہ نمبر الحکم میں وعدہ دے آئے تھے۔ وھو ھذا۔

حافظ محمد ساکن کوٹ قاضی ضلع گوجرانوالہ کی عجیب الہامات اور تجربہ خالص

واضح رائے شائقین ہو کہ اس گاؤں کوٹ قاضی میں حضرت اقدس کے مخالفین نے جنکا سرگروہ پیر مہر حیدر وزیرآبادی ہے قاضی ضیاءالدین کو اس جرم کی سزا میں کہ مرزاجی کی تکفیر کیوں نہیں کرتا امامت سے معزول کرکے ان کی جگہ حافظ صاحب مذکور کو امام نماز مقرر کر رکھا تھا۔ یہہ صاحب پہلے مولوی غلام رسول مرحوم قلعہ والہ و عبداللہ غزنوی مرحوم کے مرید تھے اور اب پیر حیدر کے مرید باخلاص ہیں زمانہ طفولیت سے ہی نیک چلن راست گو سادہ مین میں مشہور تھے دائمی تہجد خواں اور ذاکر آدمی ہیں رویا صالحہ سے بھی نصیبہ رکھتے ہیں حضرت اقدس کی تکفیر تو نہ کرتے مگر مسیح موعود ہونے میں بیجانہ سمجھتے تھے۔ اب ان کو پانچ دفعہ متواتر ایسے رویا صالحہ والہامات صادقہ سے تنبیہہ ہوئی کہ علانیہ بروز جمعہ پہلی دسمبر ۱۸۹۳ء ایک جماعت مسلمانوں کے روبرو ہو کر مرزاجی کو مسیح موعود مان لیا مخالفوں نے بہت وسوسہ اندازی کی کہ الہامات کو شیطانی کارروائی کہا لاکن حافظ صاحب نے کچھ پرواہ نہ کی امامت وغیرہ فوائد کی پرواہ نہ کی اور بے دھڑک کہدیا کہ بھلا ایسے کلمات جو ان الہامات میں وارد ہوئے ہیں شیطان کے ہو سکتے ہیں الحمد للہ علے ذالک۔ اب وہ الہامات بعینہ معرض تحریر میں لائے جاتے ہیں۔ بزرگان چندا غور سے سنیں اور عبرت پکڑیں

حافظ صاحب کا بیان ہے کہ امام مقرر ہونے کے بعد ایک رات میں بغرض امامت نماز عشا مسجد کی طرف گیا دیکھتا ہوں کہ مرزا صاحب کے مرید قاضی ضیاءالدین و قاضی محمد یوسف معہ ایک آدھ اور کے باہم جماعت کر رہے ہیں۔ اور میرے مقتدی مرزا صاحب کے گستاخ و ارکفر پاس بیٹھے ہیں۔ اس وقت میں اس تحیر میں غرقاب عرق ندامت ہو گیا کہ اگر منتل ان کے پاس بیٹھ رہوں تو مخالف حدیث نبوی۔ **صلوا خلف کل بر و فاجر** کے ہوتا ہوں۔ کل روز جزا آنحضرت صلعم کو کیا مُنہ دکھاؤں گا۔ اور اگر شامل جماعت ہو جاؤں تو ان کی طرف سے مطلقہ عورت کا سا رنگ پاتا ہوں آخر اُن کی طرف سے آنکھیں بند کرکے مسیح کی جماعت میں ملگیا۔ پس اُسی رات مجھے خواب میں جو بیداری کی قسم میں سے تھی ایک پیر مرد نے مجھے ایک ذوق بھری آواز سے پکارا کہ اگر آج تو اس جماعت میں شامل نہ ہوتا تو آسمان سے عذاب الٰہی تیرے واسطے اُترتا۔ یہ خواب میں دل میں چھپائی پھرتا تھا کہ ایک دوسرا الہام ہوا وہ یہہ ہے۔ میرے دہنے ہاتھ پر ایک سخت پھوڑا نمودار ہوا جس کی شدت درد سے کئی راتوں مجھے سونا نصیب نہ ہوا اور ڈر کے مارے چیرا بھی نہ تھا۔ اس اثنار میں ایک دن میں اپنی بھینس کو پانی پلانے کو گھر سے باہر لیگیا بھینس نے ناک ناگاہ رسا کھینچ کر مجھے پھوڑے والے ہاتھ کے بل گرا دیا تھا چنانچہ پھوڑا پھس گیا اور شدت درد سے مجھے غشی ہوگئی جب ہوش آئی دیکھا کہ سب غلاظت نکل گئی آرام کی صورت نظر آئی۔ پھر تو میں نے دن بھر میں کئی دفعہ خدا تعالی کے اس فعل حکیمانہ کا شکریہ ادا کیا۔ چنانچہ گاؤں سے باہر ایک کنوئیں پر نماز ظہر میں جب میں کھڑا ہوا اور ہاتھ سینہ پر باندھے تو درد کا افاقہ یاد کرکے نہایت ذوق بھرے دل سے بطور شکریہ کہا اللہ تعالی تو بڑا ہی حکیم ہے اس کے بعد جب میں سجدے میں پڑا تو دائیں طرف سے ایک عمدہ اور لذیذ آواز آئی کہ **اگر توں ایہہ حکمت سیاڈی جاندا ہیں تے پھیر مرزا نوں سچا کیوں نہیں کہندا**

حافظ صاحب کہتے ہیں اس الہام کے بعد کتنے دن میں متذبذب رہا اور زیادہ سوچ بچار میں دامنگیر رہتی کہ یا اللہ یہ کیا معاملہ ہے کہ یہ جمہور امت کیونکر غلطی پر ہو سکتی ہے۔ پھر تیسری دفعہ یہ دو آیتیں **واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالوا بلی شھدنا ان تقولوا یوم القیامۃ انا کنا عن ھذا غافلین او تقولوا انما اشرک اباءنا من قبل وکنا ذریۃ من بعدھم افتھلکنا بما فعل المبطلون** اس سے مجھے یہی مفہوم ہوا کہ تقلید آبائی سے مجھے منع کیا جاتا ہے۔ پھر چوتھی دفعہ خواب میں ایک مرد اچھے لباس والا دیکھا کہ سر پر گٹھڑی اٹھائے ہوئے مسافرانہ چلا جاتا ہے۔ میں نے بھی اسکے پیچھے چلنا اختیار کیا چنانچہ اسکے پاؤں پر پاؤں دھرتا گیا وہ پرانے ٹیڑھے راستہ کو چھوڑ کر ایک نئے سیدھے راستے کی طرف جاتا تھا چلتے چلتے کیا دیکھتا ہوں کہ میں حضرت مرزا صاحب کی مجلس میں پہنچگیا ہوں اُس جگہ کئی اور آدمی اچھے لباس والے بھی موجود تھے۔ میں جھٹ بیعت کرنے کو جھکا جھکتے ہی وہم پڑا کہ کہیں اس جگہ محمد شریف (جو اس گاؤں میں اول نمبر مرزاجی کے مخالفین میں سے ہے) نہ ہو ایسے جھنجھٹ میں آنکھ کھل گئی۔ اس کے بعد پھر حافظ نے ایک اپنے پرانے دوست مخلص سے سارا واقعہ بیان کرنے کے بعد مشورہ لیا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ اُس مخلص دینی کے اس مذبذبانہ حالت کے دفع کے لئے اُسے ایک مجیب الدعوات خدا کی طرف استغاثہ و انابت کرنے کی رہبری کی۔ پس حافظ صاحب سات آٹھ دن بدستور برابر دعاؤں میں لگے رہے اور بار بار التجا کرتے اور کہتے رہے کہ اے مولا کریم مجھ نا بلد کو بوضاحت تمام سمجھا دے اور میرا دل ایک طرف لگا دے۔ آخر بوقت شب جمعہ اول دسمبر ۱۸۹۳ء پانچویں دفعہ ایک دہشت بھری آواز سے آیت ذیل الہام میں سنائی گئی وھو ھذا۔

وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ۔ حافظ جی کہتے ہیں جب مجھے اس آیت کا الہام ہوا ساتھ ہی معنی بھی سمجھ میں آتے جاتے تھے۔ جب اُمُرُہٗ کا لفظ سنایا گیا اس کے ضمیر کے وقت

وہ نماز والا الہام جو سجدہ میں سنائی دیا تھا اُس کی طرف اشارہ سمجھ میں آتا تھا - لہذا میں اب سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ فی الواقعہ حضرت مرزا جی اس وقت چودہویں صدی کے امام سچے مسیح موعود ہیں اسی مرتبہ کا مجھے شک تھا ورنہ کافر تو پہلے بھی نہیں کہتا تھا نعوذ باللہ منہا -

مکرر عرض میں دوبارہ اپنے ان الہامات کو پیش نظر رکھ کر اپنے اللہ کو حاضر ناظر سمجھ کر قسم کھاتا ہوں کہ ضرور مجھے یہ الہامات ہوئے ہیں - اگر جھوٹ کہوں خدا کی لعنت کا مستحق ہوں - اور میں انہیں کی رہبری سے مرزا صاحب کو مسیح موعود مان چکا ہوں وکفیٰ باللہ شہیداً -

العبد محمد بقلم خود | گواہ شد قاضی ضیاء الدین از کوٹ قاضی | گواہ شد فضل الدین پسر دوئم باز ازا ضیا

گواہ شد

قاضی محمد یوسف ساکن کوٹ قاضی بقلم خود

سبحان اللہ میرا مولیٰ کریم بڑا ہی حکیم ہے جسقدر بیماری دیکھتا ہوں اسی قدر جید اور کامل دوائی بھی نازل فرماتا ہے چونکہ اس گاؤں کوٹ قاضی میں بیماری انکار مسیح الوقت حد سے بڑھ گئے تھے اسی موافق اچھی قسمت والوں کے لئے دوا بھی شافی کافی نازل فرمائی اور مخالفوں پر حجت قائم کر دی - فالحمد للہ علیٰ ذالک -

ایک مختصر سا خط

السلام علیکم -

آپ کا خط ایک بڑی کتاب کو لکھا نا چاہتا ہے - انشاء اللہ کسی موقع پر تیار ہو جائے گی آپ صبر سے انتظار کریں -

قرآن کریم قصوں کے بیان کرنے کو نہیں - اصل مطلب اور ضرورت پر کوئی بیان آجاتا ہے - یہود عیسائی اور مجوسی قومیں جب مسلمان ہوئیں تو یہ لمبے قصے ان سے اور ان کی کتابوں سے تفاسیر میں درج ہوئے ہیں - انکی اصل نہیں اور نہ ان پر کوئی شرع کا مسئلہ موقوف ہے ہمارے خیال میں اکثر مضر ہیں اور لغو ہیں -

ہرگز ہرگز شیطان کا تسلط کسی نبی پر نہیں - نبی تو عظیم الشان لوگ ہیں - کسی پر بھی شیطان کا تسلط نہیں - **ان عبادی لیس لک علیھم سلطان** - سورۃ حج رکوع ۷ - کا مطلب بہت صاف ہے - دیکھو اس کا ترجمہ ہم لکھتے ہیں - اور نہیں بھیجا تجھ سے پہلے کوئی رسول اور نبی مگر جب خواہش کرتا ہے تو ہلاک ہونیوالا خدا سے دور (شیطان) اس کی خواہش میں روک ڈالتا ہے - اللہ تعالیٰ شیطان کی روک کو دور کر دیتا ہے اور اپنے نشانیوں کو مستحکم کر دیتا ہے دیکھو موسیٰ کو جب اُس نے خواہش کی کہ بنی اسرائیل کو مصر سے چھوڑا کر کنعان لا دے تو فرعون شیطان نے روک ڈالدی مگر آخر وہ غرق ہوا اور خدا کی بات پوری ہوئی -

مسیح کی خواہش میں یافہ کاہن اور یہودی شیاطین نے روک ڈالی تو آخر اللہ تعالیٰ نے مسیح کو کامیاب کر ہی دیا اور یہود ذلیل ہو گئے -

محمد رسول اللہ صلعم کی خواہش میں ابوجہل ابولہب جیسے شیاطین روکیں ڈالتے رہے - آخر خدا کی باتیں پوری ہوئیں -

رسول خدا مسجد میں جنابت کیوقت نہیں جا سکتے تھے اور ایسے قصص معتبر کتابوں میں نہیں ہیں - طلاق وغیرہ کے وہ بھی پابند تھے -

انبیاء سب معصوم ہوتے ہیں اور استغفار عجیب غریب دعا ہے - استغفار کے معنے محفوظ رکھنے کی طلب کرنا - استغفر اللہ - میں اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کرتا ہوں -

شفاعت کی بحث فصل الخطاب میں آپ دیکھیں -

گناہوں کے اقسام ہیں - ہر ایک کو حسنات حسب اقسام معاصی کو دور کر دیتے ہیں اور حوروں کے متعلق بحث بسط چاہتی ہے کسی موقعہ پر انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے خط کا جواب مفصل تحریر ہوگا - والسلام نورالدین

ایڈیٹوریل نوٹس

اپنے ناظرین سے

الحکم کے اجرا کی غرض و غایت اب ہمارے بالغ نظر ناظرین سے پوشیدہ نہیں ہے - اور یہ امر بھی کسی حد تک دل خوش کن ہے کہ الحکم کے مضامین جن کی طرف ہمارے بعض واجب التعظیم بزرگوں کو خصوصیت سے خیال ہے بھی ایک حد تک نہایت شوق سے پڑھے جاتے ہیں بلکہ یہاں تک بھی دیکھا گیا ہے کہ اخبار کے بدیر شائع ہونے پر اضطراب کے بھرے ہوئے خط جہاں ایک طرف مدیر الحکم کو پریشان کرتے ہیں تاں دوسری طرف ایک مسرت بھی بخشتے ہیں - کہنے کو کہا جا سکتا ہے کہ ابھی الحکم کی باقاعدہ اشاعت اور ترتیب مضامین میں بہت توجہ کی ضرورت ہے - اور یہ شکایت جس حد تک ہم محسوس کرتے ہیں ناظرین اس قدر نہ کرتے ہونگے مگر ہم باوجود اس کے یہ جانتے ہیں کہ ناظرین کو یہ معلوم نہیں کہ کسقدر مصارف اٹھا کر اخبار کی کاپی قادیاں میں کاتب کی دقت کی وجہ سے امرتسر میں کرانی پڑتی ہے اور ایسی ایسی بہت سی دقتوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے - تاہم اللہ کریم کے بھروسہ پر ہمت نہیں ہاری جاتی اور ہر لحظہ اور ہر آن یہی خیال زیر نظر ہے کہ وہ بہترین صورت پر آجاوے چونکہ ہر امر کے لئے ایک وقت معین ہے حسب تقاضائے کل امر مرہون باوقاتھا - اس لئے ایسی وقت پر الحکم کے ایک عمدہ اخبار ہو جانے کی امید کرنی فضول نہیں ہو سکتی - الحکم کے متعلق کل فرائض ہمارے ہی ذمہ نہیں اُن کا ایک جزو اعظم ہمارے ناظرین سے بھی متعلق ہے - وہ کیا الحکم کی مالی مشکلات کے دور کرنے میں ساعی ہونا - واجب الادا زر چندہ سے مدد کرنا اور اشاعت میں ترقی کی کوشش کرنا - اہل قلم واہل دماغ اصحاب کا قلمی امداد سے دریغ نہ کرنا وغیرہ وغیرہ - پس کیا ہم اپنے ناظرین سے پوچھ سکتے ہیں کہ جہاں وہ ہمارے فرائض متعلقہ الحکم کے پہلو پر کیسی قدر نکتہ چینی کرتے ہیں کیا وہ اپنے فرائض متعلقہ الحکم کی طرف توجہ کرنا اپنا مقدم کام قرار دینگے ؟ ہم کو کامل امید ہونی چاہئے کہ ہمارے ناظرین الحکم کی توسیع اشاعت اور اُس کے زر چندہ کی ترسیل میں پوری توجہ فرما کر نیاز مند مدیر کو مشکوری کا موقعہ دینگے -

واجب التقلید ہیں دارالامان سے کے الٰہی مشن کی تائید میں جس طرح سے ہمارے برگزیدہ احباب حتی المقدور حصہ لے رہے ہیں وہ کسی تعریف کا محتاج نہیں اللہ کریم کے حضور اُن کے لئے جزائے خیر کے ہدیے اور تحفے طیار ہیں - اور نہ اس امر کی ہم کو ضرورت معلوم دیتی ہے کہ ہم اُنکو یہ کہنے بیٹھیں کہ تم امداد کرو کیونکہ الٰہی سلسلہ کی نصرت اور تائید ہر پہلو سے اور ہر ضرورت

کے موافق خود اللہ کریم کر رہا ہے اور اس کی ضرورتوں کا متکفل خود وہی پاک ذات ہے اور انسانی امداد کی خواہش یا تحریک تو صرف اس لئے ہوتی ہے کہ تا انسان کو اپنے مراتب کی ترقی کا موقع دیا جاوے ورنہ

سعادت این اجر بضرت راد منت ازاخیر
قضائے آسمان است این بہرحالت شود پیدا

جو عمل خلوص دل سے کیا جاوے خواہ بظاہر وہ کیسا ہی خفیف اور مختصر سا نظر آوے لیکن خدا تعالیٰ کے حضور اس کا درجہ اس خلوص اور صدق کے موافق ہے جس کے ذریعے وہ صادر ہوا ہے ہمارے معزز بھائی میاں عبد الصمد سنوری نے اپنے نکاح کی تقریب پر ولیمہ بھی قادیاں ہی میں کیا تھا خدا تعالیٰ نے اس نکاح کو اس کے لئے مبارک کیا اور اب فرزند نرینہ بخشا اس نے مسنون عقیقہ کی دعوت بھی دارالامان کے احباب ہی کو دی یہ بہت ہی مبارک تحریک اور واجب التقلید فعل ہے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے احباب اس طرف توجہ کریں کہ ولیمہ اور عقیقہ کی دعوتیں علی العموم حسب مقدور دارالامان میں ہوا کریں تاکہ وہ درویش اور مسافر جو قادیاں میں مقیم ہوتے ہیں یا آتے ہیں ایسی دعوتوں میں شامل ہو کر زیادہ ثواب اور برکت کا موجب ہوں خصوصاً اس لئے بھی کہ امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام بھی شامل ہوتے ہیں۔ یہ تحریک ہم اپنی طرف سے محض اس لئے کرنا چاہتے ہیں کہ تا ہمارے احباب زیادہ خیر و برکت سے حصہ لیں مدرسہ تعلیم الاسلام کے مسکین طالب علم وغیرہ اور بہت سے مستحق یہاں موجود ہیں غرض خیال رہنا چاہئے کہ ہر ایک قسم کے مسنون صدقات و زکوٰۃ وغیرہ کا عمدہ ترین مصرف خدا تعالیٰ کے اس قائم کردہ مشن کی راہیں ہیں +

مختلف شہروں کی ہماری جماعتیں توجہ کریں

یہ خیال متعدد مرتبہ ہمارے دل میں پیدا ہوا ہے کہ جس حال میں قرآن کریم کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا ہمارا فرض عین ہے اور ہم لوگ مخالف فریق میں بھی قرآن پرست مشہور ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ ہم ادائے فرض کی طرف پوری توجہ نہیں کرتے۔ اگرچہ دارالامان ایک معنی سے ہندو پنجاب کے لئے ام القریٰ ہے اور قرآن کریم کی عظمت اور جلال جو دارالامان میں چمکتا ہے ہندو پنجاب کے دوسرے مقام پر قطعاً نہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن کریم کے معارف و اسرار سمجھنے کے لئے بھی اس زمانہ میں قادیان مخصوص سمجھا جانا چاہئے۔ اس وقت ہمارا روئے سخن اُن لوگوں سے نہیں ہے جو اپنی کوتاہی نظر سے ان امور کو نہیں دیکھ سکتے بلکہ ہمارے مخاطب وہ لوگ ہیں جو ان باتوں کو سچے دل سے مانتے ہیں پس یہ بڑی ضروری بات ہے کہ قرآن کریم کے پڑھنے کے لئے ہمارے احباب دارالامان کی رہائش اختیار کریں لیکن چونکہ ایک کثیر حصہ ہماری احباب کا ملازمت پیشہ ہے جو ایسا نہیں کر سکتے پس ہماری رائے یہ ہے کہ ہر شہر اور قریہ سے ایک شوقین۔ لائق آدمی تعلیم القرآن کے لئے دارالامان بھیجا جاوے اور جس جس شہر سے آوے وہاں کی جماعت اس کے اخراجات وغیرہ کی متکفل رہے تاکہ وہ اطمینان اور جمع خاطر کے ساتھ قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر پڑھے اور بعد فراغ تحصیل ہونے کے اپنے شہر میں جا کر قرآن کریم کا درس شروع کرے اور خدمت قرآن کے لئے کمربستہ ہو ایسی جماعت کی اشد ضرورت ہے مگر افسوس ہے ہمارے احباب نے نہیں معلوم کیوں اس ضرورت کو محسوس نہیں کیا۔ باوصفیکہ ایک پہلو سے کنایۃً اور شاید کبھی صراحۃً بھی ہمارے مخدوم جناب حکیم نورالدین سلمہ ربہ اس ضرورت کو بتلا چکے ہیں بلکہ الاعلام کے عنوان سے نکلا ہوا اشتہار اس ضرورت کو واضح طور پر بیان کر رہا ہے ترتیل قرآن کی اشد ضرورت ہے پس ہمارے احباب کو سستی نہیں کرنی چاہئے جناب مولوی نورالدین صاحب کا دم غنیمت ہے زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ہے اس لئے جس قدر جلد ممکن ہو اس پاک تحریک پر عمل شروع ہو جانا چاہئے ہم دیکھیں گے کہ کونسی جماعت اس نیک معاملہ میں سبقت کرتی ہے۔

مسجد احمدیہ امرتسر

ہمارے کسی پہلے اشو میں مسجد احمدیہ امرتسر کی ضرورت پر کوئی مختصر سا ریمارک شائع ہوا تھا۔ جس میں ہم نے اپنے دیگر احباب کو بھی اس کار خیر میں شریک ہونے کی توجہ دی تھی۔ چنانچہ اس راہ میں بیرونجات سے سب سے پہلے قدم اٹھانے والی منی پور کی پاک جماعت ہے چنانچہ لورت سر سے مسجد احمدیہ کے چندہ کے امین مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر کی جماعت کی طرف سے ہم سے درخواست کرتے ہیں کہ شکریہ کیساتھ اس امر کی رسید دی جاوے کہ منی پور سے معرفت جناب سیٹھ موسیٰ صاحب مندرجہ ذیل رقم چندہ مسجد احمدیہ میں پہنچی ہے۔ جناب سیٹھ موسیٰ صاحب عہ مولوی غلام امام صاحب عہ

اس مبارک تحریک پر جو منی پور کی جماعت نے عملی طور پر کی ہے۔ ہم اس کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اب مسجد احمدیہ امرتسر کی تعمیر انشاء اللہ بہت جلد ممکن ہو گی۔ کیونکہ بیرونجات کے احباب کو توجہ ہو چلی ہے۔ چندہ بھیجنے والے احباب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر پشمینہ کٹڑہ اہلووالیاں کے نام روانہ کریں + رسید بذریعہ الحکم مشتہر ہو گی۔

شیخ محمد حسین بٹالوی کی توجہ کیلئے

بنگر اے شیخ۔ نشانہائے خداوند قدیر
چشم بکشا کہ بر چشم نشانی است کبیر

قوم

کچھ عرصہ گذرتا ہے کہ شیخ محمد حسین بٹالوی نے نہایت رعونت اور انانیت کے نشہ میں سرشار ہو کر اپنی اشاعۃ السنہ میں یہ دعوےٰ کیا تھا کہ ہم نے ہی اشاعۃ السنہ کے ذریعے مرزا صاحب کو بڑھایا تھا اور ہم ہی اُسے گرائیں گے۔ دانشمند اور دور اندیش لوگوں نے تو اس خیال کی سفاہت اور کمزوری کو اُسی وقت ظاہر کر دیا تھا اور شیخ بٹالوی کی بیجا شیخی پر اُسی وقت نفریں کی تھی مگر خدا تعالیٰ کو علیٰ رؤس الاشہاد اُس کا یہ خیال اُسکے منہ پر مار کر اُسے اُس کی جہین کا نظارہ دکھانا تھا۔ شیخ بٹالوی نے جب سے یہ خیال ظاہر کیا تھا اُسی وقت سے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا مرزا صاحب کے مشن کو دن دُونی رات چوگنی ترقی ہوتی گئی یہانتک کہ اب خدا تعالیٰ کا وہ وعدہ بھی سچ ثابت ہوا کہ جو اُس نے اپنی برگزیدہ براہین احمدیہ کی تالیف کے زمانہ میں فرمایا تھا۔ یعنے

اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا

آج وہ وقت ہے کہ لوگ جوق در جوق حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے۔ اور سلسلہ بیعت میں شامل ہو کر اُس مُنہ پر تھوکتے ہیں جس نے ایسا تکبر کا بول بولا تھا چنانچہ ہم ذیل میں ایک خط درج کرتے ہیں جو ریاست کشمیر سے آیا ہے اس کے مطالعہ سے ایک وریوت شیخ بطالوی پر وارد ہو گی جو ہمیشہ ادہر اُدہر سے پوچھا کرتا تھا آج قادیان کتنے آدمی گئے۔ آپ ذرا انصاف کو دل میں جگہ دیکر شیخ صاحب ہم کو بتلائیں کہ اُن کے دعوے کی کیا اصلیت ثابت ہوئی + اشاعۃ السنہ کی وہ بھی زبردست تحریریں کیا ہوئیں ؟ کاش یہ نادان دیکھ سکتا

مامور من اللہ کی صداقت کا ایک ثبوت قرآن کریم نے یہ بھی دیا ہے **اولم یروا انا نأتی الارض ننقصہا من اطرافہا**۔ کیا نہیں دیکھتے ہم زمین کو اُس کے کناروں سے گھٹاتے آتے ہیں۔ یہ آیت خصوصیت سے جناب سید عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے لئے بیان ہوئی ہے کہ اطراف مکہ تو دونوں طرف سے کم ہوتے چلے آتے ہیں جن کا ایک حصہ تو حضرت خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتا جاتا اور اُن کو ماننا جاتا ہے۔ اور دوسرا حصہ جو معاندین اور مخالفین کا ہے وہ تباہ اور ذلیل ہو کر مرتا جاتا ہے پس اس وقت بھی یہی حال ہو رہا ہے ہمارے مخالفوں میں سے ایک حصہ تو نکل کر ہمارے ساتھ ہوتا جاتا ہے اور جو ان الذین کفروا کے ذیل میں آ گئے ہیں وہ اپنی کرتوتوں کے خمیازے کھینچ رہے ہیں اے شیخ بطال اب تو آنکھ کھول اور دیکھ کیا واقعی اطراف الارض کم نہیں ہوتی چلی آتیں پس شیخ بطال کا وہ قول گوزشتر سے بڑھکر باوقعت ثابت نہیں ہؤا اسمال بطالوی صاحب کی اس تحریر کا ہم اُلٹا اثر تو دیکھتے ہیں اور شاید یہ اُن کی ہی کرامت ہو کہ اشاعۃ السنہ میں جب سید نا مرزا صاحب پر ریویو لکھ کر اخص برکات سے بہرہ ور ہونے کے لئے دعا تیر مانگی جاتی تھیں اور مخالفان امام ہمام کے اعتراضوں کے جواب دیئے جاتے تھے اُس وقت رسالہ با وقعت تو سمجھا جاتا تھا اور وقت پر اشاعت پذیر بھی ہوتا تھا جب سے علم طغیان بلند کیا اُس وقت سے رسالہ نے اولٹی ترقی کی ہے مہینے سے چھ مہینے بعد اور اب تو گرین لینڈ والوں کی طرح شیخ صاحب سالانہ رسالہ نکالنا پسند کرتے ہیں اور جو حالت مجموعی طور پر رسالہ کی ہے وہ بیچارے شیخ کو اندر ہی اندر تپ دق کی طرح کھا رہی ہے۔ ہاں یہ اثر تو بیشک اُس تحریر کا ہوا۔ ہم کسی مبسوط مضمون میں کرامات محمد حسین خوب واضح طور پر ظاہر کریں گے جسمیں پبلک کو محمد حسین کے دعاوی کی اصلیت کا راز کھل جائیگا اب ہم اُس خط کو درج ذیل کرتے ہیں +

کارروائی جلسہ اشاعت دعوی حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

برا د مندرجہ عنوان قبل از انعقاد جلسہ اشتہارات مشتہر ہوئی۔ روز جمعہ بتاریخ ۱۲ محرم بمقام یاڑی پورہ صحن خانقاہ میں فرش کیا گیا۔ اور قریب دس بجے متفرق مواضعات سے اصحاب تشریف لانے لگے۔ نماز جمعہ سے پہلے چند اصحاب اور مولوی فضل حق صاحب امام مسجد یاڑی پورہ نے مجمع منعقد کیا۔ اس مجمع میں دُرثمین سے اشعار مصنفہ امام الزمان پڑھے گئے۔ یہانتک کہ اصحاب جلسہ مقلدین و غیر مقلدین جمع ہو گئے۔ ان میں غالب حصہ لحہ گوں کلو وہی تھا۔ جو کہ ابھی حضرت میرزا صاحب کے دعوے سے نا آشنا تھا۔ پھر خاکسار کی باشارہ مولوی فضل حق صاحب کھڑے ہو کر وہ نعت شریف پڑھ کر سنائی کہ حضرت مسیح نے لیکھرام کے مقابلہ میں تصنیف فرمائی ہے۔ اتنے میں نماز کا وقت آ گیا مولوی فضل حق صاحب نے فرمایا کہ بعد نماز جمعہ کارروائی جلسہ شروع ہونی مناسب ہے۔ یہہ درخواست حاضرین نے منظور فرما کر نماز جمعہ کیواسطے تیاری کی تھی چونکہ اس جلسہ میں اکثر احباب وہی تھے کہ جو اہل حدیث سے نہیں ملتے تھے۔ اس لئے راجہ عطاء اللہ خان صاحب وغیرہ راجہ صاحبان مسجد اہل حدیث پر نماز پڑھنے کو گئے کہ حنفیوں نے خاکسار کو کہدیا کہ آج ہماری اور آپ کی کوئی مخالفت نہ رہی۔ ایک جگہ ملکر نماز پڑہیں۔ یہہ خوشی کا مقام تھا کہ یہہ ایک اور کرامت میرزا صاحب کی ظاہر ہو گئی کہ یہہ دو فریق جو کہ مدت سے باہم دشمنی اور عداوت کے عادی تھے۔ یکدفعہ باہم شیر و شکر ہو گئے۔ چنانچہ خاکسار نے ممبر پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھا۔ اور کشمیری زبان میں باہمی اتفاق کا ذکر کر کے اہل جلسہ کو وعدہ دیا گیا کہ نماز کے بعد جلسہ منعقد ہو گا۔ اور ظاہر کیا جاویگا کہ ایک امام چودہویں صدی کا مجدد و مبعوث ہؤا ہے جسکے بعض حالات آپ کو سُنائے جاویں گے اور جس کے حالات کی کافی کیفیت ابھی آپ کے کانوں میں نہیں پہنچی۔ پھر نماز جمعہ اس کثیر جماعت نے ملکر عجیب شان شوکت سے ادا کی بعد نماز جمعہ جلسہ کا افتتاح ہؤا۔ یہہ جلسہ عجیب تماشا کا تھا معزز اصحاب رُوسا و جاگیرداران براداران راجہ عطاء اللہ خان صاحب۔ و نمبرداران و پیر صاحبان کشمیری حاضر تھے پہلے خاکسار کی التماس بموجب شیخ غلام رسول نے کھڑے ہو کر حضرت مسیح الزمان کے چند اشعار پڑھے۔ پھر خاکسار نے کھڑے ہو کر التماس کیا کہ ہمارے دوست مولوی فضل حق صاحب براہ نوازش اُن ضروری مسائل کو بیان فرماویں کہ جو حضرت میرزا صاحب کے دعوے کے متعلق چسپاں ہوں۔ اسپر جناب مولوی فضل حق صاحب نے کھڑے ہو کر مسئلہ وفات مسیح پر تقریر فرمائی چونکہ مولوی صاحب کی تقریر پنجابی میں تھی۔ اس لئے اکثر حاضرین جلسہ اس تقریر سے مستفید ہونے سے قریبا ناکام رہی کہ وہ کشمیری تھے۔ لہذا انہوں نے اپنی تقریر کو زیادہ وقت نہ لگایا لیکن مسئلہ وفات پر خوب تقریر کی پھر حسب قرار داد یہ عاجز کھڑا ہؤا اور کشمیری زبان میں سنایا گیا کہ مجدد ہر صدی پر مبعوث ہونا خدا تعالی کی مستمرہ عادت ہے۔ اور اس کی مزید تفصیل سے تقریر کر کے حضرت میرزا صاحب کے بعض حالات ذکر کئے گئے۔ اشتہار تالیف براہین حضرت صاحب کی کچھ سوانح اور معجزات کا ذکر اجمالاً۔ لیکھرام والی پیشگوئی کا ذکر تفصیلا کیا گیا۔ یہہ بھی سنایا گیا کہ حضرت امام کس کس پہلو سے مخالفین پر اتمام حجت کر رہے ہیں۔ اسی طرح مفصل تقریر ہوئی جسکا اثر حاضرین پر خدا تعالی نے خوب ڈالا۔ اور راجہ عطاء اللہ صاحب نے ایک تحریری شہادت مرتب کی تھی جس میں تمام قصہ لکھا گیا کہ کس طرح خواب کے ذریعے ان پر حضرت امام کی صداقت کھلی۔ وہ بھی پڑھی گئی۔ اس کے سننے کے اثر سے حاضرین بہت سخت متاثر ہوئے غرضکہ اس مجلس کا اثر بہت ہی خوب تھا خاکسار نے شرائط بیعت بھی ممبر سے لوگوں کو سُنائی حضرت امام کے اسقدر

معجزات وغیرہ کے تذکرہ سے حاضرین کے دل ہل گئے یہانتک
لوگ جوق جوق داخل بیعت ہونے لگے ۔ چاے کا انتظام
راجہ عطاء اللہ خاں صاحب نے پہلے ہی سے کر رکھا تھا
جو کہ تمام لوگوں کو چاے پلائی گئی ۔ پھر خاکسار نے ممبر سے
اُتر کر وہ تقریر پڑھی ۔ جو کہ از جانب یار محمد خاں صاحب
فرزند راجہ عطاء اللہ خاں مرتب ہوئے تھے بعد اس کے
نماز عصر کی اذان ہوئی اس جماعت کثیر کو خاکسار نے
عصر کی نماز پڑھائی بعد نماز جلسہ برخاست ہوا ۔ اور لوگ
حسب اجازت راجہ صاحب سے بیعت حضرت میرزا
صاحب لینے لگے ۔ یہاں تک کہ شام تک سی قریب
اسی آدمی داخل بیعت حضرت میرزا صاحب ہو گئے ۔ اس
جلسہ میں اسلامی عظمت بہت خوشنما نظر آتی تھی ۔
لوگ راجہ صاحب کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے تھے ۔ اور یہ
خاکسار بیعت کی تلقین کرتا تھا بیعت شدہ لوگوں کے
نام رپورٹ کے ذیل میں درج کئے گئے ہیں ۔ اور تمام
حاضرین جلسہ کی تعداد عام و خاص قریباً تین سو تھی ۔
خواص تو معمولی تعداد کے تھے ۔ اور زمیندار لوگ بہت تھے
لیکن اُمّی زمینداروں کو بھی خوب سمجھ آگئی اور یہ بڑی
خوشی ہوئی کہ میرزا صاحب کی کرامت سے فرقہ اہل
حدیث ۔ اور حنفی متفق ہو گئے ۔ خدا تعالیٰ اب توفیق دیوے
اور کسی مخل کے وسوسہ سے کوئی خلل نہ پیدا ہووے ۔
آمین ثم آمین ۔

اسمائے مبائعین حضرت میرزا صاحب روز جلسہ

اہل بیت ہمارے راجہ عطاء اللہ خاں صاحب جاگیردار و رئیس اعظم پاڑی پورہ
سلطان محمد خاں معہ اہل و عیال پاڑی پورہ
راجہ محمد افضل خاں صاحب جاگیردار معہ اہل و عیال پاڑی پورہ
یار محمد خاں صاحب و عبدالرحمن خاں فرزندان راجہ عطاء اللہ
راجہ محمد اکبر خاں صاحب برادر راجہ عطاء اللہ خاں صاحب پاڑی پورہ
ولی محمد خاں صاحب فرزند محمد اکبر خاں پاڑی پورہ
محمد علیخاں ״
یار محمد خاں کھکہ پاڑی پورہ
عبدالرحمان خاں ایضاً
مددخاں کھکہ ״
عبدالعزیز صاحب تیلی ״
مختہ پنڈت صاحب نمبردار پاڑی پورہ

خواجہ محی الدین ٹاک پاڑی پورہ
دوست محمد خاں ״
عبداللہ خاں بمبہ ״
عبداللہ میر ״
عبدالقادر رنگریز ״
عنایت اللہ خاں چکپ براہ
جمال بٹ براہ
عبداللہ لون براہ
امیر خاں براہ
پیر خاں براہ
فقیر محمد اوان پاڑی پورہ
شیر خاں مغل ״
شاہ میر خاں ״
حبیب خاں مغل ״
اہلیہ ہاے راجہ محمد حیدر خاں صاحب معہ دختر
اہلیہ مولوی فضل حق صاحب امام مسجد
نجب خاں ترک براہ
محمد اکبر خاں صاحب ولد عنایت اللہ خاں صاحب معہ اہلیہ پاڑی پورہ
زبردست خاں صاحب جاگیردار برادرزادہ راجہ صاحب نونہ مئی
عبدالعزیز میر پاڑی پورہ
محمد خاں پٹھان ״
عبداللہ فرزند عبدالکبیر خواجہ صاحب پاڑی پورہ معہ والدہ خود
محمد ایوب و ملک امان و یعقوب فرزندان محمد افضل خاں
اہلیہ غلام رسول شیخ شوپیاں مانلو
عبدالرزاق صاحب درویش وان گنڈ
حبیب اللہ فرزند محمد علی پاڑی پورہ
نیاز محمد ״
محمد خاں کیوا ״
حکیم اللہ شاہ صاحب مٹی گنگ
شیخ غلام احمد صاحب ماکن پورہ
محمد عثمان صاحب درویش نولس
حیات بٹ پاڑی پورہ
عبداللہ خاں ملازم محمد افضل خاں
غلام رسول صاحب سوداگر بوگام
سیف الدین بٹی لوگ
عبدالصمد صاحب بوگام
رمضان پڑی ہوم

خضر جو تیلی پاڑی پورہ
عبدالاحد ٹاک ״
منگنا سپاہی ״
مختہ جو تیلی ״
عبدالاحد تیلی ״
اسد جو تیلی ״
عبدالعلی تیلی ״
غلام احمد ولد عبدالعزیز
غلام رسول تیلی ״
غلام محمد ولد خضر جو ״
عبدالرحمان ولد محمد رمضان ״
عبدالسبحان صاحب کالہ درنگ وغیرہ عورات و اطفال ۔

الحمد للہ علیٰ ذالک

الغرض یہ جلسہ عجیب شان سے ختم ہوا ۔ الحمد للہ رب العلمین ۔ بیشک واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون ۔

الراقم
خاکسار عبدالصمد مقام پاڑی پورہ ۔ ملک کشمیر
سکرٹری جلسہ ۷ جون ۱۸۹۸ء

آریہ سماج میں کمبوخ

آریہ سماج کے اخبارات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آج کل آریہ سماج میں عجیب طرز سے مخالفت ہو رہی ہے ۔ دو فریق بنے ہوئے ہیں ایک کلچرڈ پارٹی کے نام سے پکارا جاتا ہے اور دوسرا مہاتما پارٹی کہلاتا ہے ۔ مہاتما پارٹی کے دو آرگن دھرم کھنک اور ست دھرم پرچارک ہماری نظر سے بھی گذرتے ہیں کلچرڈ پارٹی پر جس قدر الزام لگاتے ہیں انکی اصلیت کچھ تو معلوم ہوتی ہے بہرحال ہم کوئی فیصلہ نہیں دینا چاہتے کہ کلچرڈ سچے یا مہاتما جھوٹے ہیں ۔ مگر اس میں شک نہیں ہو کہ یہ مخالفت اصل رنگ کو کھول دیگی اور اسلئے ہم نہایت صبر اور استقلال کے ساتھ اس خانہ جنگی کے نظارے دیکھ رہے ہیں دیکھیں نتیجہ کیا ہوتا ہی ہم کو خیال لگا ہوا ہے کہ مخالفوں میں پھوٹ والی مثل یہاں بھی اگر اپنا کرشمہ دکھا رہی ہو تو کیا تعجب ہے ۔ بہر حال نتیجہ ضرور قابل دید ہوگا ۔

اسلامی دنیا میں خبریں

یکم محرم کو ۱۳۱۶ھ ہجری المقدس کے آغاز کی تقریب میں حسب دستور قدیمہ امیرالمومنین نے محل سرائے ہمایوں میں شاہانہ دربار منعقد فرمایا۔ جس میں تمام وزرائے اور اعلیٰ عہدہ داران ملکی۔ فوجی و بحریہ کو شرف ملازمت عطا فرمایا گیا۔ امیر بحر۔ خدیو مصر۔ غازی مختار پاشا۔ گورنران صوبجات۔ کمانڈران جیوش اور عثمانیہ سفرا۔ اور دیگر ہوا خواہاں و جانثاران خلافت سنیہ نے مبارکباد کے تار خدمت سلطانی میں ارسال کئے۔ تمام سفراء کے ترجمانوں نے در دولت پر حاضر ہو کر اپنے اپنے سفیروں کیطرف سے مبارکباد کا پیغام عرض کیا۔

تھیسلی سے ۱۷ اور ۲۰ مئی کے درمیان تیس ہزار ترکی فوج ممالک محروسہ کو روانہ ہوئی۔ یہ پچھلے ہفتہ لکھا جا چکا ہے کہ ۲ جون تک کل فوج واپس آگئی تھی۔ ستر ہزار فوج سمندر کے راستہ بندر دولو سے روانہ ہوئی تھی۔ اور باقیماندہ خشکی کے راستہ۔ جن سپاہیوں کے گھر یورپین ترکی میں تھے۔ اُن کو سالونیکا میں بلا د جنکے الشیا میں تھے۔ انھیں سمرنا وقار ڈینلز میں اوتارا گیا۔ جو افواج بندر دولو سے سوار ہوئیں اُن کے ساتھ کئی باتریوں کے علاوہ فوج سواراں کے دس ہزار گھوڑے بھی تھے یانیا (صدر مقام اپائرس) اور دوم اردو کی جو فوج تھی وہ پہلے مناسطر گئی اور وہاں سے ریل پر سوار ہو کر براہ سالونیکا "یدی غاج اندریانوپل" اپنے مستقر کو پہنچی۔ بدوران تخلیہ سالونیکا کے سٹیشن سے آٹھ آٹھ ٹرینیں معہ اسلحہ و سامان حرب اور خیام وغیرہ اور دو دو تین تین باتریاں۔ یعنی تقریباً آٹھ آٹھ ہزار فوج معہ کل سامان یومیہ ٹرینوں پر سوار ہوتی رہیں اتنی فوج ایکدن میں گذشتہ سرحدی محاربہ میں بھی مقام مقصود کو نہیں بھیجی جا سکتی تھی۔

اعلیٰ حضرت شاہ ایران نے نصوحی بک امیر البحر عثمانیہ کمشنر متعینہ صوفیا (صدر مقام بلگیریا) کو شیر و خورشید کے طبقہ کی حمائل عطا کی ہے۔

حلب کے قریب موضع ارسلان طاش میں زمین سے سنگ مرمر کی ایک بڑی سل جسپر پرانے زمانے کی جنگی رتھ اور دو اسپ سواروں کی تصویریں ہیں برآمد ہوئی ہے۔ رتھ میں کئی شخص سوار ہیں۔ یہ سل بہت قدیم زمانہ کی معلوم ہوتی ہے۔ جسے بحفاظت تمام قسطنطنیہ کے جدید عجائب خانہ نوادرات و آثار قدیمہ میں بھیجدیا جائیگا۔ اس عجائب خانہ کے مفصل حالات لیڈی منکس بول صاحبہ نے اپنی کتاب قسطنطنیہ میں درج کئے ہیں۔ کتاب مذکور کا ترجمہ دفتر وکیل سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

امیرالمومنین نے جرمنی کے ولی عہد کے جنرل عبداللہ پاشا کے ہاتھ طبقہ امتیاز کا نشان سی کے وسط میں ارسال فرمایا تھا۔ جنرل ممدوح کو بتاریخ ۲۴ مئی قیصر ولیم نے شرف ملاقات بخشا۔

دیوان ہمایوں کے بلبلق جی رائف بک ۲۱ مئی کو اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔ یہ صدمہ اُن کی حرم محترم سے برداشت نہ ہو سکا۔ اور دوسرے دن ہی اپنے مرحوم شوہر سے جا ملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

جواد بک - زبرین کے نائب عثمان بک کی واپسی کی خبر پچھلے ہفتہ درج ہو چکی ہے۔ بک موصوف کو زار نے صرف دستخطی خط ہی نہیں دیا تھا۔ بلکہ امیرالمومنین کے لئے ایک چھڑی۔ جس کا قبضہ مرصع بجواہر ہے چاہ نوشی کے طلائی و نقری ظروف کئی بیش قیمت گلدان اور دیگر اشیاء بطور ہدیہ روانہ کی تھیں۔

ہز ایکسلنسی صالح منیر بک عثمانیہ سفیر متعینہ پیرس نے ۱۵ مئی کو عالیشان دعوت کی جس میں دیگر معززین کے علاوہ پریسیڈنٹ فرانس کی لیڈی صاحبہ۔ وزیر صیغہ خارجہ جبیلیم ہانوٹو۔ اور کئی دیگر سفراء مدعو تھے۔ کھانے کے بعد سفیر موصوف نے شاہانہ دربار کیا۔

تھیسلی سے دو مسلمان یہودی خاندان ترکی کو ہجرت کر آئے ہیں حسب الحکم سلطانی مخصوصہ کمپنی نے ایک جہاز بلا کرایہ اُن کے لئے خاص کر دیا تھا۔

یلدز بازار میں ۱۷ مئی کو ۸ ہزار پیاسٹر - ۲۰ مئی کو ۳۶ ہزار پیاسٹر اور ۲۲ مئی کو ۱۷ ہزار پیاسٹر کی اشیاء فروخت ہوئیں

جدہ میں طاعون کی تخفیف ہو جانے سے ترکی گورنمنٹ نے ۱۹ مئی سے حجاز کے سواحل سے آنے والے جہازوں کا قرنطینہ جو دس روز کا میعادی تھا موقوف کر دیا ہے۔

قسطنطنیہ کے اسلامی آبادی استنبول کے محلہ اُن کپو میں ۱۹ مئی کو آتش زدگی سے ایسی تباہی برپا ہوئی کہ کئی برسوں سے ویسی مصیبت اہالی شہر پر نازل نہیں ہوئی تھی۔ کلھم ۱۷۳ مکان جو کہ سب چوبی تھے بالکل خاکستر ہو گئے۔ ان میں بڑے بڑے محل ۱۷ دوکانیں۔ اور اسٹوار۔ ایک مسجد۔ اور ایک کارخانہ روغن کشی بھی تھا۔ تقریباً ۳۰ ہزار پونڈ مالیت کی جائداد تباہ ہوئی ہے۔ جس میں سے صرف دسواں حصہ بیمہ شدہ تھی

واشنگٹن (صدر مقام صوبجات متحدہ امریکہ) کی عثمانیہ سفارت کے متعلقین اب تک ایک کرایہ کے مکان کی نچلی منزل میں رہتے تھے۔ ترکی گورنمنٹ نے اس کے لئے اب ایک سالم عالیشان مکان کرایہ پر لیا ہے۔

خلف رشید ایسے ہوتے ہیں۔ پیرس کے محلہ لمارک میں ۲ مئی کو دو ترک لڑکے جن میں سے ایک کی عمر چودہ اور دوسرے کی دس برس ہے گھر گھر پھرتے پائے گئے۔ وہ کندھوں پر بڑے بڑے بقچے اٹھائے ہوئے تھے۔ اُن کی ہیئت کذائی دیکھ کر پولیس کو اُن کی طرف توجہ ہو گئی۔ مگر جب سوال کیا گیا تو اُن کی زبان جو ترکی تھی نہ سمجھی جا سکی۔ آخر بصد دقت تھانہ پہنچکر کسی ترکی دان کی مدد سے معلوم ہوا کہ وہ اپنے باپ کی تلاش میں قسطنطنیہ سے آئے ہیں۔ اُن کی ماں نے انھیں فرانس بھیجا ہے۔ جس بچاری کو صرف اس قدر علم تھا کہ اُس کے خاوند نے ایک دفعہ اُسے لمارک سے خط لکھا تھا۔ اُس نے اپنے بچوں کو اس لمبے سفر کے لئے قمیصوں۔ ٹوپیوں۔ جرابوں وغیرہ ہر قسم کے کپڑوں اور کھانے کی خشک چیزوں کی وافر مقدار ساتھ دیدی تھی۔ لمارک میں کسی ترک کا پتہ نہیں ملا۔ اب پولیس شہر کے دوسرے حصوں میں اُن کے والد کی تلاش کر رہی ہے (منقول از وکیل)

قادیان دارالامان کی مقامی ضرورتیں

قابل توجہ گورنمنٹ

پچھلے نمبر میں جو مضمون ہم نے پولیس اتھارٹیز کی توجہ کے لئے حاکم علی کنسٹیبل متعینہ قادیان کی بلند پروازیوں کے متعلق لکھا ہے اس نے اس امر کی ضرورت ہمیں محسوس کرائی ہے کہ قادیان میں بعض مستقل انتظامی امور کا لحاظ مدنظر رکھکر مستقل طور پر ایک پولیس گارڈ رکھی جاوے اور ایک رجسٹرار اور اونریری مجسٹریٹ بھی مقرر ہو ابھی ہم اس امر کا فیصلہ دینے کے لئے طیار نہیں ہیں کہ رجسٹریشن اور اونریری مجسٹریٹ کی خدمات کس شخص سپرد ہوں فی الحال ہم اس ضرورت کو جسے خود محسوس کرتے ہیں گورنمنٹ پنجاب کو محسوس کرانا چاہتے ہیں +

قادیان جیسا کہ تواریخی مراسلات سے پتہ لگتا ہے کسی وقت خاندان معلیہ کے بعض ممبران کی رہائش گاہ تھی اور بجائے خود یہہ صوبہ سمجھا جاتا تھا جسکے متعلق بہت سے دیہات تھے اور خود قادیان میں ایک حفاظتی پولیس اوس زمانہ کے طریق پر رکھی رہتی تھی - اور حفاظت شہر کے لئے فصیل بھی تھی جسکے آثار اب تک بھی پائے جاتے ہیں - گورنمنٹ انگلشیہ کے عہد معدلت مہد میں بھی قادیان میں تحصیل رہی ہے اور پھر پولیس کی ایک گارڈ بھی رہتی رہی ہے مگر بعد میں گورنمنٹ نے بعض مصلحتوں کے لحاظ سے تحصیل اور پولیس گارڈ کو اوٹھا لیا - ان ساری باتوں پر ایک نظر کرنے کے بعد یہ تو آسانی کے ساتھ سمجھ میں آسکتی ہے کہ قادیان میں کسی وقت اس امر کی ضرورت سمجھی جاتی تھی کہ پولیس اور مجسٹریٹ یہاں رہے جو ضرورت اوسوقت تھی اوس سے کہیں زیادہ اب ضرورت میں آگئی ہے کہ یہاں رجسٹریشن اور اونریری مجسٹریٹ کا ایک محکمہ ہو اور پولیس گارڈ بھی رکھا جاوے - ان سب ضرورتوں پر ہم کسیقدر شرح وبسط کے ساتھ پھر بحث کریں گے - فی الحال اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں کہ ان معاملات میں جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان کی رائے مقدم اور واجب التعمیل سمجھی جانی چاہیے جسکے لئے ہمارے پاس کافی سے زیادہ وجوہات ہیں کوئی اس سے ہمارا یہ مطلب نہ سمجھے کہ مرزا صاحب اونریری مجسٹریٹی یا رجسٹریشن کا کام چاہتے ہیں یا ہماری غرض ہے کہ اونکو یہ عہدے دئے جاویں قطع نظر اس بات کے جناب مرزا صاحب ہر طرح سے کیا بلحاظ خاندانی شرافت اور کیا بلحاظ خدمت گورنمنٹ اور کیا بلحاظ ذاتی وجاہت اور قابلیت کے ہر طرح سے ان مہتم بالشان عہدوں کے فرائض کو ادا کر سکتے ہیں اور وہ مستحق بھی ہیں اور ان سے بڑھ کر کوئی مستحق نہیں - راستبازی اور عدل اور انصاف کو کام فرمانے والا شاید دوسرا آدمی بھی نہ ملے مگر جناب موصوف تو ان جھگڑوں بکھیڑوں سے کوسوں بھاگتے ہیں اور نفرت کرتے ہیں اور ایک لحظہ کے لئے بھی وہ انکو قبول نہ کریں اور خواہش کرنا تو ایک بڑا کام ہے - مرزا صاحب کے سپرد جو کام آسمانی گورنمنٹ کی طرف سے ہوئے اوس سے بڑھ کر اور کیا عہدہ اور اعزاز بن سکتا ہے بس یہہ بالخصوص یاد رہنا چاہیے کہ ہماری ہرگز ہرگز یہہ مراد اور غرض نہیں کہ مرزا صاحب کو یہہ عہدے دے جاویں بلکہ اگر ہم ایسا فعل کریں تو لاریب جناب مرزا صاحب کی شان میں گستاخی ہے - ہمارا مقصد اور مطلب صرف اسقدر ہے کہ ایسے عہدوں کی اگر قادیان میں رجسٹرار مقرر کیا جانا تجویز ہو مجسٹریٹ مجوز ہو اوسپر جناب مرزا صاحب کی رائے قابل قدر سمجھی جاوے کیونکہ ایک تو بجائے خود یہہ حقوق مرزا صاحب کے ہیں دوسرے مغل خاندان کے معزز ترین ممبر بھی آپ ہی ہیں جو قادیان کا فخر اور زینت ہیں تیسرے اونکو ایک عظیم الشان اور کثیر التعداد جماعت اپنا امام اور پیشوا مانتی ہے +

غرض ان امور کو زیر نظر رکھکر ہم کہہ سکتے ہیں کہ جناب ممدوح کی رائے کا استصواب بہت ضروری ہے اگر ممکن ہو تو ہم جناب مرزا صاحب کی رائے ان عہدوں کی قادیان میں ضرورت کے متعلق حاصل کرنے کی کوشش کرینگے اور بذریعہ اخبار گورنمنٹ تک پونچا دینگے - بہر نمط ہم ان ضرورتوں پر مفصل مضامین شائع کریں گے -

ہماری مخالف پارٹی میں کھلبلی

پچھلے ہفتہ جو آرٹیکل ہم نے حاکم علی کنسٹیبل کے متعلق لکھا ہے اوسکی اشاعت پر جو چہ میگوئیاں ہماری مخالف پارٹی میں ہوئی ہیں اوسکی مفصل رپورٹ ہمارے پاس آچکی ہے جسکو ہم نے محفوظ رکھ لیا ہے اور عند الضرورت اوسے شائع کرینگے - بداندیش مخالفوں نے جب کوئی راہ گریز نہیں دیکھی تو آخر وہ اس بات پر اترے ہیں کہ بیہودہ اور فضول دھمکیوں سے ہم پر کسی قسم کا اثر ڈالکر ہماری قلم اور زبان کو روکیں وہ خوب یاد رکھیں کہ وہ ہم کو نقصان پہنچانے اور اذیت دینے کی جسقدر کوششیں اونکے ذہن میں ہیں کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نکریں - پھر دیکھیں کہ بلی کے مارنے کو پاپ کسقدر دہان بلی ہوتا ہے ہم پولیس کے ہتھکنڈوں اور شعبدوں سے ناواقف نہیں ہم ناجائز رعب اور فضول شیخی بازی کی حقیقت کو خوب تاڑ جانے والے ہیں یہہ کرشمے ہم نے ایک عرصہ دراز تک دیکھے ہیں پھر ان باتوں کا ہم پر کیا اثر ہو گا خاک بھی نہیں - ہم مخالف پارٹی کو چیلنج کرتے ہیں کہ جیسا ہم نے وعدہ کیا ہے ہم اون کی کرتوتوں کو ایکبار گورنمنٹ پنجاب کے ہیڈ تک پہونچا دینگے پھر جو نتیجہ ہو گا وہ دیکھا جاویگا وہ ہم سے مایوس رہیں کہ ہم نہ تو اونکے بیجا رعب میں آسکتے ہیں اور نہ اونکے طبع زاد باتوں کو کچھ وقعت دے سکتے ہیں + ہماری جو خط وکتابت ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور و جناب صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور ہو رہی ہے اونکے نام جو رجسٹری خطوط ہم نے ارسال کئے ہیں اونکی رسیدیں ہمارے پاس پہونچ چکی ہیں - اور ہم کو کامل وثوق اور امید ہے کہ انشاء اللہ ہم اپنے مقاصد میں کامیاب ہونگے -

قادیان میں قابل ٹیکس کتنے لوگ ہیں

تشخیص ٹیکس کے لئے جو طریق معترزہ ہم اوسپر فی الحال کوئی رائے زنی نہیں کرنا نہیں چاہتے لیکن ہاں ہم یہ چاہتے ہیں کہ وقتاً فوقتاً افسران متشخص ٹیکس کو انفرمیشن دیتے ہیں اسلئے ہم عنقریب کوشش کرینگے کہ تحصیلدار صاحب بٹالہ کو قادیان میں ٹیکس دینے والوں اور دوسرے متمول آدمیوں کے حالات اور ذرائع آمدنی سے مفید اطلاع دیں اور ہم امید کرتے ہیں تحصیلدار صاحب ہم کو ایسی واقفیت کے حصول کے لئے مناسب اور جائز امداد دینے میں دریغ نہ کرینگے +